روزنامہ
وطن
WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

21 مارچ 2025
FRIDAY
21-MARCH-2025

■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 65 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■
■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■
The Urdu Daily WATTAN Budgam

صفحہ 08 کوہلی، روہت، بمراہ کیلئے بُری خبر؛ بھارتی بورڈ اپنی پالیسی پر قائم
صفحہ 08 یوزویندر چہل اور دھناشری ورما کی باضابطہ طلاق ہوگئی

یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کو باقاعدہ بنانے کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے چیف سیکرٹری کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل

معاملے کا جائزہ لینے کیلئے بااختیار کمیٹی کو 6 ماہ کا وقت

کمیٹی کی سفارشات موصول ہونے کے بعد منتخب حکومت اس کے مطابق عمل کرے گی: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کا اسمبلی میں اعلان

سری نگر:۲۰، مارچ: جے کے این ایس: وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جمعرات کو کہا کہ جموں و کشمیر میں یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کو باقاعدہ بنانے کے مسئلے سے نمٹنے کیلئے ایک پینل تشکیل دیا گیا ہے، جو 6 ماہ میں حکومت کو اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے یہ بھی کہا کہ نیشنل کانفرنس حکومت جموں و

کشمیر میں سرکاری اداروں میں خالی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے تیزی سے بھرتی کو یقینی بنانے کیلئے پرعزم ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق بی جے پی سے وابستہ ممبر اسمبلی ستیش شرما کے ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ پچھلی بار اسمبلی میں ایک کمیٹی کا اعلان کیا گیا تھا، اور اس کی تشکیل/102

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نوروز کے موقعہ پر لوگوں کو مُبارک بادی

جموں،ر،ر انفو،ر،ر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے نوروز کے موقعہ پر جموں و کشمیر کے لوگوں کو دلی مبارک باد پیش کی۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے تہنیتی پیغام میں نوروز کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے اسے تجدید، امید اور ہم آہنگی کی علامت قرار دیا جو فضائی ماحول کو نئی زندگی بخشتا ہے اور لوگوں کو مثبت طرز فکر، امن اور خوشحالی کو اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ اُنہوں نے نوروز کی ثقافتی اور روحانی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تہوار کشمیر کے شاندار ورثے کا ایک لازمی حصہ رہا ہے جسے روایتی جوش وجذبے اور/101

حکومت نے سال کے آخر تک 7253 خالی آسامیوں کو پُر کرنے کا نشانہ بنایا ہے۔ عمر عبداللہ

گذشتہ دو برسوں میں 11500 خالی آسامیاں پُر کی گئیں

جموں،ر،ر انفو،ر،ر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے جے اینڈ کے قانون ساز اسمبلی کو آگاہ کیا کہ ان کی حکومت نے سال کے آخر تک دونوں زمروں گزیٹڈ اور نان گزیٹڈ 7253 آسامیاں کو پُر کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ گذشتہ دو برسوں میں ان زمروں میں 11526 انتخاب کئے گئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ، جن کے پاس جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ (جی اے ڈی) کا چارج بھی ہے، نے واضح کیا کہ اس سال بھرتی کیلئے 1502 گزیٹڈ خالی آسامیاں اور 5751 نان گزیٹڈ خالی آسامیوں کو پُر کرنے کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ آج قانون ساز اسمبلی میں ایم ایل اے ستیش کمار شرما کے ذریعہ اٹھائے گئے سوال کا جواب دے رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے ان خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے کئے گئے مختلف اقدامات کا خاکہ پیش کیا۔ وزیر اعلیٰ/102۔

جموں وکشمیر میں گزشتہ 5 سالوں میں چارٹرڈ فلائٹس پر 15 کروڑ روپے خرچ

ممبر اسمبلی شوپیان کے انکشاف پر اسمبلی میں ہنگامہ

تحقیقات کیلئے ہاؤس کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ، حزب اقتدار اور اپوزیشن ممبران میں لفظی تکرار

سری نگر:۲۰، مارچ: جے کے این ایس: ممبر اسمبلی شوپیان کے اس انکشاف کہ گزشتہ 5 سالوں میں چارٹرڈ فلائٹس پر 15 کروڑ روپے خرچ کیے گئے ہیں، کے بعد ایوان اسمبلی میں ہنگامہ خیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ جے کے این ایس کے مطابق ممبر اسمبلی شوپیان شبیر احمد کلے نے دعویٰ کیا کہ مہمانوں کی رہائش پر 15 کروڑ روپے خرچ کئے گئے تھے۔ ممبر اسمبلی شوپیان شبیر احمد کلے نے حکومت پر زور دیا کہ وہ ان افراد کی نشاندہی کرے جن پر یہ بھاری

رقم خرچ کی گئی ہے۔ ان کے بیان کے بعد حکمران بینچ کے اراکین اسمبلی اپنی نشستوں سے اٹھے اور معاملے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس معاملے کی تحقیقات کیلئے ایک ہاؤس کمیٹی کی تشکیل کا مطالبہ کیا، جس کے نتیجے میں/106

قاضی گنڈ المناک حادثہ

گاڑی ڈیوائیڈر سے ٹکراگئی

9 سیاح زخمی

سرینگر،ر،ر 20 مارچ،ر،ر کے پی ایس،ر،ر جمعرات کو سرینگر۔جموں شاہراہ پر جس گاڑی میں وہ سفر کر رہے تھے ان میں کم از کم نو سیاح زخمی ہو گئے۔ کشمیر پریس سروس کے موصولہ اطلاعات کے مطابق حادثہ جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں قاضی گنڈ کے قریب پیش آیا۔ ایک ٹیمپو ٹریولر زیر نمبر (7720-PB01B) جموں سے سرینگر جاتے ہوئے پاور گرڈ اسٹیشن ٹیپورہ کے قریب ایک ڈیوائیڈر سے ٹکرا گیا جس سے مسافروں کو چوٹیں آئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ زخمیوں کو علاج کے لیے/105

جموں وکشمیر میں 1600 نئے فیر پرائس شاپ کھولنے کا منصوبہ زیر غور: وزیر خوراک ستیش شرما

عوامی تقسیم کاری نظام کو بہتر بنانے کیلئے جامع اقدامات

PHH، AAY، اور NPHH زمروں کے 98.52 لاکھ افراد پی ایم راشن یوجنا سے مستفید

سری نگر:۲۰، مارچ: جے کے این ایس: وزیر خوراک، سیول سپلائز و امور صارفین نے جمعرات کو کہا کہ جموں و کشمیر حکومت عوامی تقسیم کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 1600 نئے فیر پرائس شاپس کے قیام پر غور کر رہی ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق خوراک، شہری سپلائیز اور امور صارفین کے وزیر ستیش شرما نے اسمبلی میں رکن اسمبلی وجے کمار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس بات پر روشنی ڈالی کہ حکومت منتخب نمائندوں کو ان دکانوں (FPSs) کی مانگ اور ضرورت کا اندازہ لگانے میں مشغول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جموں و کشمیر ٹارگٹڈ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت ضروری ترامیم کے بعد توسیعی منصوبہ آگے بڑھے گا۔ ستیش شرما نے خاندان

کے رہ جانے والے افراد کو راشن کارڈ میں شامل کرنے سے متعلق خدشات کو بھی دور کیا، یہ کہتے ہوئے کہ یہ عمل جموں وکشمیر میں جاری ہے۔ انہوں نے یہ بیان قانون ساز بلونت سنگھ منکوٹیا کے سوال کے جواب میں دیا۔ تفصیلات فراہم کرتے ہوئے، وزیر خوراک ستیش شرما نے انکشاف کیا کہ AAY، PHH، اور NPHH زمروں کے تحت 98.52 لاکھ مستفیدین فی الحال جموں وکشمیر میں پی ایم راشن یوجنا کے تحت شامل ہیں، خاص/104

مطلوبہ این او سیز حاصل کرنے کے

بعد ہی سٹون کرشرز قائم کئے جائیں گے۔ نائب وزیر اعلیٰ

جموں،ر،ر انفو،ر،ر نائب وزیر اعلیٰ سریندر کمار چودھری نے کہا کہ سٹون کرشرز اور ہاٹ اینڈ ویٹ مکس پلانٹس صرف اس وقت قائم کئے جاتے ہیں جب متعلقہ محکموں سے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) حاصل کیا جائے۔ وزیر موصوف ایوان میں رُکن اسمبلی شیخ خورشید احمد کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ معمولی معدنیات پر مبنی یونٹوں کو منظم کرنے کے لئے انہیں جموں و کشمیر پولیوشن کنٹرول بورڈ سے منظوری حاصل

کرنی ہوتی ہے اور متعلقہ ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے زمین کی تصدیق کے سلسلے میں این او سی لینا لازمی ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے بی۔ اے میدان کرال گنڈ/107

ماہ رمضان کے مقدس ایام میں بھی لوگوں کو

بجلی اور پانی کی عدم دستیابی کا سامنا

سحری اور افطاری کے اوقات اکثر بیشتر بجلی رہتی ہے غائب صارفین نالاں وپریشان

سرینگر،ر،ر 20 مارچ،ر،ر سی این آئی،ر،ر ماہ مقدس میں بھی شہر سرینگر کی وادی کے دیگر علاقوں میں بھی محکمہ جل شکتی اور محکمہ پی ڈی ڈی نے اپنی چال پر چلنا پھر سے شروع کر دیا ہے اکثر وبیشتر علاقوں میں بجلی کی عدم دستیابی پر لوگوں نے شدید غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پی ڈی ڈی محکمہ برقی رو فراہم کرنے میں کنجوسی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ سی این آئی کے مطابق ماہ مقدس میں بھی محکمہ پی ڈی ڈی/108

کٹھوعہ میں بین الاقوامی سرحد پر سیکورٹی فورسز کی کارروائی

پاکستانی درانداز کو کیا گیا گرفتار، پوچھ تاچھ جاری

سرینگر،ر،ر 20 مارچ،ر،ر سی این آئی،ر،ر جموں کے کٹھوعہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد پر سیکورٹی فورسز نے ایک پاکستانی درانداز کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ سی این آئی کو دفاعی ذرائع نے بتایا کہ کٹھوعہ ضلع میں بین الاقوامی سرحد کے ساتھ ایک پاکستانی درانداز کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی اہلکاروں کو بدھ کی رات ہیرانگر سیکٹر میں سرحد پار کرنے کی کوشش کرنے والے ایک شخص کی مشتبہ نقل وحرکت کا پتہ چلا۔ انہوں نے کہا کہ مشتبہ شخص کو حراست میں لینے سے پہلے فورسز نے چند انتباہی راؤنڈ فائر کیے۔ جس کے بعد سرحد پار آنے والے درانداز کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کی قادر بخش کے نام سے ہوئی ہے، جو غفور آباد، تحصیل چنیوٹ، پاکستان کا رہائشی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار کیے گئے درانداز سے پوچھ تاچھ جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سیکورٹی اہلکاروں کو بدھ کی رات ہیرانگر سیکٹر میں سرحد پار کرنے کی کوشش کرنے والے ایک شخص کی مشتبہ نقل وحرکت کا پتہ چلا۔ انہوں نے کہا کہ مشتبہ شخص کو حراست میں لینے/109

کپواڑہ میں بدنام زمانہ منشیات فروش NDPS PIT ایکٹ کے تحت گرفتار

سرینگر،ر،ر 20 مارچ،ر،ر سی این آئی،ر،ر منشیات کی اسمگلنگ کی لعنت کو روکنے کیلئے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے کپواڑہ میں پولیس نے ایک بدنام زمانہ منشیات فروش کو پریوینشن آف اللیسیٹ ٹریفک ان نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک مادہ ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا۔ سی این آئی کے مطابق کپواڑہ پولیس نے بدنام زمانہ منشیات فروش شہباز احمد خان ولد عبدالمجید خان ساکنہ کپواڑہ کے خلاف مجاز اتھارٹی سے باضابطہ نظر بندی کے احکامات/110

بی جے پی رہنما اور سابق ممبر اسمبلی گریز فقیر محمد خان نے

اپنی سرکاری رہائش گاہ پر خود کو گولی مار کر زندگی کا خاتمہ کیا

وزیر اعلیٰ، لیڈر آف اپوزیشن اور دیگر سیاسی لیڈران کا اظہار دکھ، اسمبلی میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی گئی

سرینگر،ر،ر 20 مارچ،ر،ر سی این آئی،ر،ر بھارتیہ جنتا پارٹی کے رہنما اور سابق ممبر اسمبلی گریز فقیر محمد خان نے سرینگر میں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر خود کو گولی مار کر زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا اور دیگر سیاسی لیڈران نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے لواحقین سے تعزیت کی ہے۔ سی

این آئی کے مطابق بی جے پی کے سنیئر لیڈر اور سابق ممبر اسمبلی گریز فقیر محمد خان نے جمعرات کو خود پر گولی چلائی جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع/111

روزگار فراہم کرنے کیلئے ہمہ جہتی اقدامات، کئی اسکیمیں نافذ العمل

جنوری 2025 کے آخر تک 3.70,811 بے روزگار افراد ایمپلائمنٹ پورٹل پر رجسٹرڈ: حکومت

سری نگر:۲۰، مارچ: جے کے این ایس: حکومت نے جمعرات کو کہا کہ مرکز کے زیر انتظام علاقے جموں و کشمیر میں بے روزگاری کی شرح بمطابق سال 2023-24 میں 15 سال یا اس سے زیادہ عمر کے افراد کیلئے 6.1 فیصد ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق ممبر اسمبلی زڈی بل سری نگر تنویر صادق کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے، حکومت نے یہ اطلاع دی ہے۔ حکومت نے کہا کہ جنوری 2025 کے آخر تک 3 لاکھ 70 ہزار 811 بے روزگار افراد ایمپلائمنٹ پورٹل پر رضاکارانہ طور پر رجسٹرڈ ہوئے۔ متعلقہ وزیر نے کہا کہ حکومت نے ممکن، تیجسوانی، مشن یوتھ، پی ایم ای جی پی، اور آر ای جی پی جیسے اقدامات کے تحت خود روزگار کی متعدد اسکیمیں نافذ کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2021 تک ان اسکیموں سے تقریباً 9.58 لاکھ افراد کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے میں آسانی ہوئی ہے۔ متعلقہ وزیر کے مطابق مالی سال 2024-25 میں ایک لاکھ 36 ہزار روزگار کے مواقع پیدا کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، ایم جی نریگا پروگرام کے تحت، حکومت نے 3.01 کروڑ افرادی دن کا روزگار پیدا کیا ہے، جس سے 8.07 لاکھ گھرانوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انٹرپرینیورشپ اور ہنرمندی کی ترقی کو مزید فروغ دینے کے لیے، حکومت نے مشن یووا کا آغاز کیا ہے۔ اس مہتواکانکشی اقدام کا مقصد جموں و کشمیر میں 1.35 لاکھ انٹرپرینیورشپ یونٹس قائم کرنا اور 4.5 لاکھ نوجوانوں کے لیے روزگار پیدا کرنا ہے۔ وزیر موصوف کا مزید کہنا تھا کہ محکمہ خود روزگار کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے بنائے گئے خصوصی تربیتی پروگراموں کے ذریعے ہنرمندی کی ترقی کو فروغ دینا جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملازمت کے متلاشیوں اور آجروں کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لیے باقاعدہ جاب میلے/112

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

کھانے پینے کی چیزیں ضایع نہ کیجیے!

اے عاشقانِ رسول ﷺ! کھانے پینے کی چیزوں کو ضایع کرنا ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے

تحریر۔۔۔۔
مولانا حاجی محمد عمران عطاری

لوگوں کی ایک تعداد ہے کہ جو استعمال کے قابل ہونے کے باوجود کھانے پینے کی بہت سی چیزوں کو ضایع کردیتی ہے، شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات، رمضان المبارک میں عام لوگوں کے افطار کے لیے مختلف مقامات پر بچھائے گئے دسترخوان یا پھر بڑے لوگوں کی افطار پارٹیاں، ہوٹلز اور گھر، الغرض بہت سی جگھوں پر کھانے پینے کی چیزیں ضایع ہوتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

وطنِ عزیز پاکستان کے ساتھ کئی ممالک میں روزانہ لاکھوں کروڑوں روپے کی کھانے پینے کی چیزیں پھینک دی جاتی ہیں جو کہ کسی انسان کے پیٹ میں نہیں جاتیں۔

کئی امیر ممالک تو ایسے ہیں کہ جن میں استعمال کے قابل ہونے کے باوجود کھانے کی چیز کو ضایع کرنے کے باقاعدہ قوانین بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ایک امیر ملک کے بارے میں پتا چلا کہ وہاں ہوٹل والے قانونی لحاظ سے اس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ بچا ہوا کھانا شام کو پھینک دیں، مثلاً اگر کوئی ہوٹل والا مچھلیاں پکا کر یا تل کر یا ڈیپ فرائی کر کے بیچتا ہو، تو شام میں جتنی مچھلیاں بچی ہوں گی چاہے پکی ہوئی ہوں یا پھر کچی جو کہ فریزر میں موجود ہوں، ساری ہی پھینک دینا ضروری ہے۔

اب چاہے وہ ایک ہزار روپے کی ہوں یا پھر ایک لاکھ روپے کی، انہیں دوسرے دِن نہیں کھلا سکتے۔ آپ اسی سے اندازہ لگالیں کہ جب فریزر میں رکھی کچی مچھلیاں دوسرے دِن نہیں چلا سکتے تو پھر پکا ہوا کھانا اگلے دن کے لیے کس نے فریج میں رکھنے دینا ہے؟ یہ بھی لازمی طور پر پھینکنا ہی ہوگا۔

دعوتوں میں کھانا کھاتے ہوئے ٹیبلز، دستر خوانوں اور دریوں پر کھانا گرایا جاتا ہے، جن ہڈیوں کے ساتھ گوشت لگا ہوتا ہے انہیں برابر صاف نہیں کیا جاتا، برتن سے گرم مسالے اور نہ کھائی جانے والی چیزوں کو نکالنے کے ساتھ کھانے کے بہت سے ذرات بھی ساتھ ہی چلے جاتے اور ضایع ہوجاتے ہیں، کھانے کے بعد برتنوں اور دیگوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا دوبارہ استعمال کرنے کا بہت سے لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، بچی ہوئی روٹیاں یا پھر ان کے ٹکڑے اور بچے ہوئے چاول بھی پھینک دیے جاتے ہیں۔

اعداد و شمار کی عالمی ویب سائٹ ”
theworldcounts.com
“ کے مطابق دنیا کی خوراک کا تقریباً ایک تہائی حصہ ضایع ہوجاتا ہے جو تقریباً **1.3** بلین ٹن یعنی **13** کھرب کلوگرام سالانہ ہے۔

جہالت اور دینی تعلیمات سے دوری کے سبب کچھ لوگوں کے دماغ بہک جاتے ہیں، پھر انہیں مسلمانوں کے جوٹھے میں بھی جَراثیم اور بیکٹیریا نظر آتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان بھائی کا جوٹھا کھانے پینے سے گِھن کھاتے اور کتراتے ہیں، اس طرح بھی کھانے پینے کی چیزوں کے ضایع ہونے کی مقدار بڑھ جاتی ہے، حالاں کہ مسلمان کا جوٹھا کھانا پینا ایک تو عاجزی والا کام ہے اور دوسرا یہ کہ مومن کے جوٹھے میں شفا کی خوش خبری ہے۔

آج ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگ دستی کے سبب پریشان ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ پریشانی کھانے پینے کی چیزوں کا اِحترام نہ کرنے اور رزق کی بے حرمتی کرنے کے سبب ہو۔ رحمتِ عالَم ﷺ مکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اسے اٹھا کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا: ”اے عائشہ! اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔“

ہمارا دینِ اسلام تو ہمیں دسترخوان پر گرے ہوئے کھانے کے ذرات بھی اٹھا کر کھالینے اور انہیں ضایع نہ کرنے کا درس دیتا ہے۔ چناں چہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ خوش حالی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔

یاد رکھیے! جان بوجھ کر جس نے پانی کا ایک قطرہ اور اناج کا ایک دانہ بھی ضایع کیا تو وہ آخرت میں پھنس سکتا ہے، مال ضایع کرنا ناجائز و گناہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز اگر ہم کھانے پینے کی چیزوں کو ضایع کریں گے تو قیامت کے دن اس پر حِساب نہیں بل کہ عذاب ہے، حِساب تو اس حلال مال پر ہے جو ہم نے کھایا پیا اور استعمال کیا، باقی جو ہم نے ضایع کر دیا اس پر تو عذاب ہے۔

اگر ہم سب بھی اپنا یہ ذہن بنالیں کہ کھانے پینے کی چیزوں کا ایک ذرہ اور ایک قطرہ بھی ہم ضایع نہیں کریں گے اور نہ ہی ضایع ہونے دیں گے، نیز دوسرے مسلمان بھائی کا جوٹھا بھی کھا پی لیں گے تو اس سے جہاں کھانے پینے کی چیزیں ضایع ہونے سے بچیں گی وہیں تنگ دستی اور غربت میں بھی اچھی خاصی کمی آسکتی ہے، مہنگائی پر بھی کنٹرول ہوسکتا ہے، کیوں کہ عام طور پر مہنگائی اس وقت ہوتی ہے جب خریداری زیادہ کی جاتی ہے، اگر لوگ خریداری کم کریں گے تو دکانوں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں مال اسٹاک پڑا رہے گا، بکے گا نہیں تو پھر بیچنے والے سستا کریں گے۔

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادھمؒ اپنے مریدوں سے کھانے کی اَشیاء کی قیمتیں پوچھتے تو آپ سے کہا جاتا کہ ان کی قیمتیں حَد سے بڑھ گئی ہیں۔ تو آپ اِرشاد فرماتے انہیں خریدنا چھوڑ دو، سستی ہوجائیں گی۔

ہماری تمام عاشقانِ رسول ﷺ سے فریاد ہے کہ کھانے پینے کی چیزوں کا احترام کیجیے، انہیں ضایع ہونے سے بچائیے اور دوسروں کو بھی اس بات کی تلقین کیجیے، روٹی، سالن، چاول اور اسی طرح دیگر کھانے پینے کی چیزیں اگر بچ جائیں اور کھانے پینے کے قابل ہوں تو دوبارہ استعمال کرنے کے لیے فریج میں رکھ دیجیے یا پھر کسی ایسے کو دے دیجیے کہ جو انہیں استعمال کرلے یا پھر گائے، بکریوں، چڑیوں، مرغیوں یا بلّیوں کو کھلا پلا کر ان چیزوں کی بے ادبی اور اِسراف کے جرم سے بچیے۔ کئی امیر ممالک تو ایسے ہیں کہ جن میں استعمال کے قابل ہونے کے باوجود کھانے کی چیز کو ضایع کرنے کے باقاعدہ قوانین بنے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ایک امیر ملک کے بارے میں پتا چلا کہ وہاں ہوٹل والے قانونی لحاظ سے اس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ بچا ہوا کھانا شام کو پھینک دیں، مثلاً اگر کوئی ہوٹل والا مچھلیاں پکا کر یا تل کر یا ڈیپ فرائی کر کے بیچتا ہو، تو شام میں جتنی مچھلیاں بچی ہوں گی چاہے پکی ہوئی ہوں یا پھر کچی جو کہ فریزر میں موجود ہوں، ساری ہی پھینک دینا ضروری ہے۔

اب چاہے وہ ایک ہزار روپے کی ہوں یا پھر ایک لاکھ روپے کی، انہیں دوسرے دِن نہیں کھلا سکتے۔ آپ اسی سے اندازہ لگالیں کہ جب فریزر میں رکھی کچی مچھلیاں دوسرے دِن نہیں چلا سکتے تو پھر پکا ہوا کھانا اگلے دن کے لیے کس نے فریج میں رکھنے دینا ہے؟ یہ بھی لازمی طور پر پھینکنا ہی ہوگا۔

دعوتوں میں کھانا کھاتے ہوئے ٹیبلز، دستر خوانوں اور دریوں پر کھانا گرایا جاتا ہے، جن ہڈیوں کے ساتھ گوشت لگا ہوتا ہے انہیں برابر صاف نہیں کیا جاتا، برتن سے گرم مسالے اور نہ کھائی جانے والی چیزوں کو نکالنے کے ساتھ کھانے کے بہت سے ذرات بھی ساتھ ہی چلے جاتے اور ضایع ہوجاتے ہیں، کھانے کے بعد برتنوں اور دیگوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا دوبارہ استعمال کرنے کا بہت سے لوگوں کا ذِہن نہیں ہوتا، بچی ہوئی روٹیاں یا پھر ان کے ٹکڑے اور بچے ہوئے چاول بھی پھینک دیے جاتے ہیں۔

اعداد و شمار کی عالمی ویب سائٹ ” theworldcounts.com “ کے مطابق دنیا کی خوراک کا تقریباً ایک تہائی حصہ ضایع ہو جاتا ہے جو تقریباً 1.3 بلین ٹن یعنی 13 کھرب کلوگرام سالانہ ہے۔

جہالت اور دینی تعلیمات سے دوری کے سبب کچھ لوگوں کے دماغ بہک جاتے ہیں، پھر انہیں مسلمانوں کے جوٹھے میں بھی جَراثیم اور بیکٹیریا نظر آتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان بھائی کا جوٹھا کھانے پینے سے گِھن کھاتے اور کتراتے ہیں، اس طرح بھی کھانے پینے کی چیزوں کے ضایع ہونے کی مقدار بڑھ جاتی ہے، حالاں کہ مسلمان کا جوٹھا کھانا پینا ایک تو عاجزی والا کام ہے اور دوسرا یہ کہ مومن

اللہ پاک ہمیں اپنی نعمتوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

غزہ صہیونی فورسز کی آج بھی سحری کے وقت بمباری، بچوں سمیت مزید 71 فلسطینی شہید

غزہ کے شمالی اور جنوب میں سحری کے وقت اسرائیل کے تازہ حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت کم از کم 71 فلسطینی شہید ہو گئے۔ قطری نشریاتی ادارے الجزیرہ کے مطابق غزہ میں اسرائیل کے تازہ حملوں میں 71 فلسطینی شہید ہوئے ہیں، فلسطینی خبر رساں ادارے 'وفا' کے مطابق اسرائیلی حملوں کا زیادہ تر نشانہ خاندانوں کے گھر تھے، جن گھروں پر حملہ کیا گیا ان میں سہیلہ میں ابو دیب خاندان کے گھر کے 7 افراد شہید ہوئے۔ صہیونی فورسز کے حملوں میں ایاسان الکبیرہ میں ابو دقہ خاندان کے 8 افراد شہید ہوئے، الفخری میں الامور خاندان کے گھر 3 افراد شہید ہوئے، رفاح کے قریب موسیہ میں جابر خاندان کے گھر کے 10 افراد شہید ہوئے، بیت اللحیا کے قریب ایک گھر کے 7 افراد شہید ہوئے۔ غزہ کی پٹی کے جنوبی حصے میں آج صبح سے فضائی حملوں میں حیرت انگیز اضافہ ہوا، جہاں اسرائیلی فضائیہ نے خان یونس اور رفح شہروں میں مکینوں سے بھری کم از کم 10 رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنایا۔ شمال میں ایک اور رہائشی عمارت مکمل طور پر تباہ ہونے کی تصدیق ہوئی ہے، شہدا میں بچوں اور خواتین کے ساتھ ایک نوزائیدہ بچہ بھی شامل ہے۔ اسرائیل ایک واضح تذویراتی نقطہ نظر استعمال کر رہا ہے، جس میں ان عمارتوں پر حملہ کرنے سے پہلے شہریوں کو کسی قسم کی وارننگ نہیں دی جاتی، جن میں وہ پناہ لے رہے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کی جانب سے منگل کے روز بتایا گیا تھا کہ حالیہ جنگ بندی کی خلاف ورزی کے بعد سے 183 بچوں سمیت 436 فلسطینی شہید ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے غزہ کی پٹی میں حماس کے خلاف شدید جنگ کے علاوہ مقبوضہ مغربی کنارے میں ایک بڑے اور مضبوط محاذ کے بارے میں متنبہ کیا ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ پر اسرائیل کی جنگ میں کم از کم 49 ہزار 547 فلسطینیوں کی شہادت اور ایک لاکھ 12 ہزار سے زائد کے زخمی ہونے کی تصدیق ہوئی ہے۔ غزہ کے سرکاری میڈیا آفس نے شہادتوں کی تعداد 61 ہزار 700 سے زائد بتائی ہے اور کہا ہے کہ ملبے تلے دبے ہزاروں فلسطینیوں کو مردہ تصور کیا جا رہا ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کو حماس کی زیر قیادت حملوں کے دوران اسرائیل میں کم از کم ایک ہزار 139 افراد ہلاک ہوئے اور 200 سے زیادہ کو یرغمال بنا لیا گیا تھا۔ حوثی باغیوں کا اسرائیلی ایئرپورٹ پر حملہ۔ حوثی باغیوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے بن گوریون ہوائی اڈے کو نشانہ بناتے ہوئے میزائل حملہ کیا ہے۔ اس سے پہلے الجزیرہ نے رپورٹ کیا تھا کہ اسرائیلی فضائیہ نے یمن سے داغے گئے ایک میزائل کو ملک کی علاقائی حدود میں داخل ہونے سے پہلے تباہ کر دیا تھا۔ حوثی باغیوں کے ترجمان یحییٰ السریع نے حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ یمن کی مسلح افواج نے فلسطین ٹو ہائپرسونک بیلسٹک میزائل سے مقبوضہ جافہ کے علاقے میں بن گوریون ہوائی اڈے کو نشانہ بنایا۔ ترجمان نے کہا کہ آپریشن نے کامیابی کے ساتھ اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ اسرائیلی میڈیا اور یہودی فلسطینی کارکن گروپ اسٹینڈنگ ٹوگیدر کے مطابق ایک ٹیکسی ڈرائیور نے غزہ پر اسرائیل کی

بھارت کے انکار پر بنگلہ دیشی شہریوں نے

طبی ویزوں کیلئے چین کا رخ کر لیا

بھارت نے بنگلہ دیش کے شہریوں کی جانب سے معمول کے مطابق طبی ویزوں کے لیے دی جانے والی درخواستیں عملے کی کمی کا بہانا بنا کر مسترد کرنا شروع کر دی ہیں، اسی دوران چین کو طبی ویزوں کی پیشکش کو وسعت دینے اور تعلقات استوار کرنے کا نادر موقع مل گیا ہے۔ ڈان اخبار میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق 2023 میں بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے بھارت کے ویزوں کا بڑا حصہ ان لوگوں کو ملا، جو سستی نجی صحت کی دیکھ بھال اور بنگالی بولنے والے ہسپتال کے عملے کے خواہاں تھے، جس سے پڑوسیوں کے مابین تعلقات کو مستحکم کرنے اور چین کے علاقائی اثر و رسوخ کو محدود کرنے میں مدد ملی تھی۔ بنگلہ دیش کے 4 ذرائع میں سے ایک، جن میں سے زیادہ تر سفارتکار ہیں، نے کہا کہ جب کوئی خلا پیدا ہوگا، تو دوسرے لوگ آئیں گے اور اس جگہ کو پُر کریں گے، اب علاج کے لیے کچھ لوگ تھائی لینڈ اور چین جا رہے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اگست کے بعد سے بھارت نے یومیہ ایک ہزار سے بھی کم میڈیکل ویزے جاری کیے ہیں جو کہ اس سے قبل یومیہ 5 سے 7 ہزار تک جاری کیے جاتے تھے۔ نوبیل امن انعام یافتہ محمد یونس کی سربراہی میں بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کی جانب سے بھارت کی دیرینہ اتحادی شیخ حسینہ واجد کی جگہ لینے کے بعد تعلقات سرد مہری کا شکار ہوئے، جس کے بعد ویزوں کے اجرا کی تعداد بھی کم ہوئی ہے۔ اگست 2024 میں مظاہروں سے بچنے کے لیے حسینہ واجد نے نئی دہلی میں پناہ لی تھی، اور بنگلہ دیش کی جانب سے انہیں مقدمے کے لیے واپس مانگے جانے کی درخواست کے بعد سے بھارت نے کوئی جواب نہیں دیا

امریکا نے فلسطین کے حامی بھارتی اسکالر کو حراست میں لے لیا، ملک بدر کرنے کا فیصلہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے واشنگٹن کی جارج ٹاؤن یونیورسٹی سے منسلک بھارتی اسکالر کو حراست میں لے لیا، اور اسے امریکی خارجہ پالیسی کے لیے نقصان دہ سمجھنے کے بعد ملک بدر کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق امریکی محکمہ ہوم لینڈ سکیورٹی نے بدر خان سوری پر حماس کے ساتھ تعلقات کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے سوشل میڈیا پر تنظیم کا پروپیگنڈا اور یہود دشمنی پھیلائی تھی۔ وائٹ ہاؤس کے ڈپٹی چیف آف اسٹاف اسٹیفن ملر کی جانب سے فاکس نیوز کو دیے گئے ڈی ایچ ایس کے بیان میں کسی ثبوت کا حوالہ نہیں دیا گیا، بیان میں کہا گیا ہے کہ وزیر خارجہ مارکو روبیو نے فیصلہ کیا ہے کہ بدر سوری کی سرگرمیوں کی وجہ سے انہیں ملک بدر کرنا ہوگا۔ بدر خان سوری کے وکیل نے بتایا کہ سوری اسٹوڈنٹ ویزا پر امریکا میں مقیم ہیں، اور انہوں نے ایک امریکی شہری سے شادی کی ہے، انہیں لوزیانا کے شہر الیگزینڈریا سے حراست میں لیا گیا ہے اور وہ امیگریشن کورٹ میں عدالت کی تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وفاقی ایجنٹوں نے انہیں پیر کی رات ورجینیا کے شہر روسلین میں گھر کے باہر سے گرفتار کیا تھا۔ یہ مقدمہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے، جب ٹرمپ ان غیر ملکیوں کو ملک بدر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جنہوں نے اکتوبر 2023 میں حماس کے حملے کے بعد غزہ میں اسرائیل کے حملے کے خلاف فلسطینیوں کے حق میں مظاہروں میں حصہ لیا تھا۔ ٹرمپ کے اقدامات پر شہری حقوق اور تارکین وطن کی وکالت کرنے والے گروپوں کی جانب سے شدید احتجاج کیا گیا ہے، جو ان کی انتظامیہ پر سیاسی ناقدین کو غیر منصفانہ طور پر نشانہ بنانے کا الزام عائد کرتے ہیں۔ سوری جارج ٹاؤن کے الولید بن طلال سینٹر فار مسلم کرسچن انڈراسٹینڈنگ میں پوسٹ ڈاکٹریٹ فیلو ہیں، جو یونیورسٹی کے اسکول آف فارن سروس کا حصہ ہے، ان کی گرفتاری کی اطلاع سب سے پہلے پولیٹیکو نے دی تھی۔ بدر خان سوری کے وکیل نے ایک ای میل میں کہا کہ اگر تنازعات کے حل پر توجہ مرکوز کرنے والے ماہر اسکالر کو حکومت خارجہ پالیسی کے لیے 'نقصان دہ' سمجھتی ہے، تو شاید مسئلہ حکومت کا ہے، اسکالر کا نہیں۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کے ایک ترجمان نے کہا کہ یونیورسٹی کو سوری کی حراست کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی، اور نا ہی اسے سوری کے کسی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث ہونے کا علم ہے۔ سوری کے وکیل نے بتایا کہ سوری کی اہلیہ مافیز صالح امریکی شہری ہیں۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کی ویب سائٹ کے مطابق مافیز صالح کا تعلق غزہ سے ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ وہ الجزیرہ اور فلسطینی میڈیا اداروں کے لیے لکھ چکی ہیں، اور غزہ میں وزارت خارجہ کے ساتھ کام کر چکی ہیں، وکیل نے مزید کہا کہ مافیز صالح کو گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی کی ویب سائٹ کے مطابق سوری خود بھی اس سمسٹر میں 'جنوبی ایشیا میں اکثریت پسندی اور اقلیتی حقوق' کے موضوع پر کلاس پڑھا رہے ہیں، اور انہوں نے بھارت کی ایک یونیورسٹی سے امن اور تنازعات کے مطالعے میں پی ایچ ڈی کی ہے۔ اس ماہ کے اوائل میں ٹرمپ انتظامیہ نے کولمبیا یونیورسٹی کے طالب علم محمود خلیل کو فلسطینیوں کے حق میں مظاہروں میں حصہ لینے پر گرفتار کر کے ملک بدر کرنے کی کوشش کی تھی، خلیل اپنی نظر بندی کو عدالت میں چیلنج کر رہے ہیں۔

کینیڈا: پاکستانی نژاد ذیشان حامد اہم عہدے پر فائز

اونٹاریو پارلیمنٹ کے نومنتخب رکن پاکستانی نژاد ذیشان حامد کو صوبے میں ایسوسی ایٹ منسٹر کے عہدے پر فائز کر دیا گیا ہے۔ کینیڈا میں مقیم ذیشان حامد کو آٹو تھیفٹ اینڈ بیل ریفارمز کا قلمدان سونپا گیا ہے، صوبے کے پریمیئر ڈگ فورڈ کی 36 رکنی کابینہ نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا۔ پاکستانی کمیونٹی نے ذیشان حامد کی صوبائی کابینہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ نمائندہ جنگ سے گفتگو کرتے ہوئے ذیشان حامد نے کہا کہ صوبہ اونٹاریو میں گاڑیوں کی چوری کی روک تھام اور ضمانت کے نظام میں اصلاحات کی ضرورت ہے۔ کینیڈا: جسٹن ٹروڈو نے وزارت عظمیٰ چھوڑنے کے بعد کچن سنبھال لیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ان دونوں مسائل سے عام لوگ متاثر ہو رہے ہیں، میں اپنی نئی ذمے داری کو نبھانے کے لیے پوری طرح تیار ہوں اور نظام میں اصلاحات کے لیے بھرپور کام کروں گا۔

تائیوان میں مقیم پبلشر لی یانھے کو سرزمین چین میں علیحدگی کے الزام میں سزا

تائیوان کی میڈیا کے مطابق، تائیوان میں مقیم پبلشر لی یانھے کو تقریباً دو سال کی حراست کے بعد شنگھائی میں علیحدگی کے الزام میں سزا سنائی گئی ہے۔ تائیوان کی سنٹرل نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ مین لینڈ کے تائیوان افیئر آفس (ٹی اے او) نے پیر کے روز تصدیق کی کہ لی پر علیحدگی کے الزامات میں فرد جرم عائد کی گئی ہے

روس اور یوکرین کے درمیان 175 جنگی قیدیوں کا تبادلہ

روس اور یوکرین کے درمیان 175 جنگی قیدیوں کا تبادلہ ہو گیا، روس اور امریکی صدر کے درمیان ٹیلی فون پر رابطے کے بعد قیدیوں کے تبادلے کا اعلان ہوا جب کہ متحدہ عرب امارات نے روس اور یوکرین کے قیدیوں کے تبادلے میں ثالثی کردار ادا کیا۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور روسی صدر ولادی میر پیوٹن کے درمیان ٹیلی فون پر بات چیت کے بعد روس اور یوکرین نے 175 جنگی قیدیوں کا تبادلہ کیا۔ اس حوالے سے روسی وزارت دفاع نے قیدیوں کے تبادلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ روس نے 22 زخمی یوکرینی فوجیوں کو بھی رہا کر دیا ہے۔ روسی وزارت دفاع کا کہنا ہے کہ ان 22 افراد کو فوری طبی امداد کی ضرورت ہے اور انہیں خیر سگالی کے طور پر واپس بھیج دیا گیا ہے۔ یوکرین کے صدر ولادی میر زیلنسکی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ 'ایکس' پر ایک بیان میں اس تبادلے کو اپنی نوعیت کا سب سے بڑا واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے قیدیوں کے تبادلے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ 22 یوکرینی جنگجو شدید زخمی تھے جن پر روس نے من گھڑت جرائم کے لیے ظلم کیا، رہائی کے بعد فوجیوں کو فوری طبی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔ روسی وزارت دفاع کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ متحدہ عرب امارات نے اس معاہدے کو آسان بنانے کے لیے ثالث کا کردار ادا کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ

PUBLIC NOTICE

In school records my ward's Mother's name has been recorded as Parveena Akhtar instead of Perveena Akhter. Now I want to correct the same. If anybody has any objection he/ she may contact Tyndale Biscoe & Mallinson School Sheikhbagh Srinagar within seven (7) days from the date of publication of this notice after that no objection shall be entertained.

Qazi Mohd Yaseen shah
F/O: Qazi Numaan
Class: 9th
Admission no: 4476-15B

ترکیہ: گرفتار میئر کے بارے میں پوسٹس کرنے پر 37 افراد زیر حراست

ترکیہ میں استنبول کے گرفتار میئر اکرم امام اوغلو سے متعلق سوشل میڈیا پوسٹ کرنے پر 37 افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ترک وزیر داخلہ کا کہنا ہے کہ میئر اکرم امام اوغلو کی گرفتاری سے متعلق اشتعال انگیز اور نفرت پھیلانے پر مبنی سوشل میڈیا پوسٹس کرنے پر 37 مشتبہ افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ سیکولر ریپبلکن پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے اکرم امام اوغلو کو ترک صدر طیب اردوان کے سب سے مضبوط سیاسی حریفوں میں شمار کیا جاتا ہے، انہیں گزشتہ روز بدعنوانی اور دہشت گرد گروہ کی مدد کرنے کا الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ ترک صدر رجب طیب اردوان کے حریف اور استنبول کے میئر اکرم امام اوغلو گرفتار۔ اکرم امام اوغلو کے صدارتی امیدوار بننے سے چند دن قبل گرفتاری پر حزب اختلاف کی جانب سے ترک حکومت کو شدید تنقید کا سامنا ہے۔ ترک وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے ہوئے بتایا کہ ترک حکام نے اکرم امام اوغلو سمیت دیگر 105 افراد کی گرفتاری کے بعد اشتعال انگیز اور نفرت پر مبنی پوسٹس شیئر کرنے پر 261 سوشل میڈیا اکاؤنٹس کی نشاندہی کی ہے، جن میں 62 بیرون ملک سے سرگرم ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ استنبول کے میئر اکرم امام اوغلو کی گرفتاری کے بعد 24 گھنٹوں سے بھی کم وقت میں 18.6 ملین پوسٹس صرف سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر شیئر کی گئی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ترکیہ نے اکرم امام اوغلو کی مشترکہ ملکیت والی ایک تعمیراتی کمپنی کو مالی جرائم کی تحقیقاتی رپورٹس کی بنیاد پر قبضے میں لے لیا ہے۔

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

من مظہر راسخ احمد میر ولد فاروق احمد میر ساکنہ موضع کچواری تحصیل ماگام۔ من مظہر نے ایک درخواست بابت RBA سرٹیفکیٹ آن لائن دائر کی ہے جو اس وقت زیر کارروائی ہے۔ من مظہر کا کنبہ پچھلے پندرہ سالوں سے دہ ہذا میں رہائش پذیر ہے۔ من مظہر کا کنبہ 6 افراد پر مشتمل ہے۔ اور من مظہر کی سالانہ آمدنی زرعی و غیر زرعی 121960 روپے تک ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

دستخط سائل

از دفتر نائب تحصیلدار جڈی بل
عنوان: درخواست از جانب فاروق احمد ولد صعود الدین مسعودی ساکنہ ترورہ نوا کدل سرینگر برائے حصول لیگل ہیئر سرٹیفکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد متوفی صعود الدین ساکنہ ترورہ نوا کدل مورخہ 07/09/2012 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں اموات سرٹیفکیٹ اجرا فرمائی جائے۔ مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	کیفیت
غلام نبی مسعودی	۶۰	پسر	ریٹائر ملازم	شادی شدہ
آفتاب احمد مسعودی	۴۱	---	کنٹریکچول ملازم	...
فاروق احمد	۵۳	---	مزدوری	...
صیدہ قاسم	۷۰	دختر	گھریلو کام	دختر

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار جڈی بل

از نیابت گوم احمد پورہ
عنوان: درخواست منجانب محمد افضل ملک پسر محمد باقر ملک ساکنہ موضع نواری تحصیل پٹن نسبت DOB سرٹیفکیٹ بحق پسر خود سجاد حسین ملک

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت کاغذات عدالت طذا میں زیر کارروائی ہے۔ نیز مطابق نمبردار و چوکیدار علاقہ سائل مذکور مسلسل طور موضع نواری پٹن میں ہی رہائش پذیر ہے۔ نیز مطابق اسکول ریکارڈ سائل مذکور کا پسر خود سجاد حسین ملک مورخہ 15/06/2007 کو پیدا ہوا ہے۔ جسکے نسبت سائل مذکور اپنی دفتر کیلئے تحت ضابطہ DOB سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا خواہاں ہے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ طذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار گوم احمد پورہ

از دفتر نائب تحصیلدار اراوے پورہ سنٹرل
درخواست از جانب درخواست منجانب شبیر احمد تیلی ولد غلام محمد تیلی ساکنہ رنبیر گڈھ پرتاپ گڈھ سرینگر نسبت اجرائی OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ "تیلی"

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص و عام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ وہ طبقہ تیلی سے تعلق رکھتے ہیں اور اس نسبت سائل خواہاں ہے کہ اسکے حق میں OBC سرٹیفکیٹ بذمرہ تیلی اجرا فرمائی جائے۔ بروئے رپورٹ پٹواری حلقہ سائل کا کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
شبیر احمد تیلی	40	سائل	پرائیویٹ ٹیچر	۷۰۰۰
ارشادہ بیگم زوجہ شبیر احمد تیلی	۷۸	والدہ	گھریلو کام	
نزاکت شبیر دختر ...	۱۳	دختر	زیر تعلیم	
فیضان شبیر ولد ...	۱۲	فرزند	---	
سیرت جان دختر ...	۱۱	دختر	---	

قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے لہٰذا اگر کسی شخص کو سرٹیفکیٹ طذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار اراوے پورہ سنٹرل

آسٹریلیا نے ہانگ کانگ کی جانب سے شہری کو نشانہ بنانے کی اطلاع پر سخت تنقید کی

آسٹریلیا نے 18 مارچ کو گمنام خطوط پر بے چینی کا اظہار کیا جس میں مبینہ طور پر ہانگ کانگ کے ایک کارکن کے بارے میں معلومات کے لئے بھاری انعامات کی پیشکش کی گئی تھی جو اب میلبورن میں مقیم ہے۔ آسٹریلوی شہری کیون یام، جو ایک وکیل اور طویل عرصے سے ہانگ کانگ کے جمہوریت کے حامی کارکن ہیں، کو ان خطوط میں نشانہ بنایا گیا جس میں ان کی تصویر اور مبینہ قومی سلامتی کے جرائم تھے۔ ان خطوط میں، جو سب سے پہلے دی گارڈین اخبار میں رپورٹ کیے گئے تھے، میں ہر اس شخص کو 1 ملین ہانگ کانگ ڈالر کے انعام کی پیشکش کی گئی تھی جو اس کے بارے میں اور الزامات کے بارے میں معلومات فراہم کر سکتا ہے یا اسے "ہانگ کانگ یا آسٹریلیا میٹروپولیٹن پولیس کے پاس لے جا سکتا ہے۔ اخبار نے بتایا کہ انہیں میلبورن کے دو مقامات کے ساتھ والے گھروں میں بھیج دیا گیا تھا جن کا حوالہ نوٹس میں مسٹر یام سے منسلک تھا۔ وزیر خارجہ پینی وونگ کے ایک ترجمان نے کہا، آسٹریلوی حکومت یہاں آسٹریلیا میں افراد یا خاندان کے افراد کے خلاف نگرانی، ہراساں کرنے یا دھمکی دینے کو برداشت نہیں کرے گی۔ یہ ہماری قومی خودمختاری اور آسٹریلوی باشندوں کی سلامتی اور تحفظ کو مجروح کرتا ہے۔ ہم اپنے خدشات براہ راست چینی اور ہانگ کانگ کے حکام کے ساتھ اٹھا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر ایک پیغام میں، مسٹر یام نے کہا کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی" کو جاری رکھیں گے۔ میں ہانگ کانگ کے آزاد ہونے سے پہلے رضاکارانہ طور پر واپس نہیں جاؤں گا۔ "میں خود کو نہیں ماروں گا۔" چین نے 18 مارچ کو ہانگ کانگ کے قانون میں آسٹریلیا کی صریح مداخلت" کے خلاف "سخت عدم اطمینان اور پُر عزم مخالفت" کا اظہار کیا۔ "ہانگ کانگ کے معاملات خالصتاً چین کا اندرونی معاملہ ہے اور اس میں کسی بیرونی طاقت کی مداخلت نہیں، وزارت خارجہ کے ترجمان ماو ننگ نے ایک باقاعدہ بریفنگ میں بتایا، جب مسٹر یام سے متعلق کیس کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین آسٹریلیا پر زور دیتا ہے کہ وہ چین کی خودمختاری کا دل سے احترام کرے اور چین-آسٹریلیا تعلقات کی پائیدار ترقی کے لیے سازگار حالات اور ماحول پیدا کرے۔ "خطوط پر دستخط نہیں کیے گئے تھے لیکن ہانگ کانگ پولیس کے ای میل ایڈریس پر معلومات بھیجنے کے لیے کہا گیا تھا جسے مطلوب افراد کے بارے میں اطلاع دینے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہانگ کانگ کی حکومت نے کہا کہ وہ گمنام خطوط جاری نہیں کرتی۔ بتایا، جب مسٹر یام سے متعلق کیس کے بارے میں پوچھا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین آسٹریلیا پر زور دیتا ہے کہ وہ چین کی خودمختاری کا دل سے احترام کرے اور چین-آسٹریلیا تعلقات کی پائیدار ترقی کے لیے سازگار حالات اور ماحول پیدا کرے۔ "خطوط پر دستخط نہیں کیے گئے تھے لیکن ہانگ کانگ پولیس کے ای میل ایڈریس پر معلومات بھیجنے کے لیے کہا گیا تھا جسے مطلوب افراد کے بارے میں اطلاع دینے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہانگ کانگ کی حکومت نے کہا کہ وہ گمنام خطوط

تائیوان کا خودمختار ممالک میں صحیح مقام ہے

سابق لتھوانیائی اہلکار

تائیوان دنیا بھر کی جمہوریتوں اور خودمختار ریاستوں کے درمیان ایک "صحیح مقام" کا مستحق ہے اور عالمی جمہوری پسپائی کے درمیان "جمہوریت کے عزائم کو واپس لانے میں ابتدائی جگہ ہے۔ یہ بات لتھوانیا کے سابق نائب وزیر خارجہ مانٹاس اڈومیناس نے منگل کو کہی۔ تائی پے کے ایک فورم میں ظہرانے کی تقریر میں، اڈومیناس نے کہا کہ دنیا "پرانی یادوں کی سیاست کا عروج" دیکھ رہی ہے، جس میں روس سوویت یونین کو بحال کرنے کی کوشش کر رہا ہے، چین "امپیریل سپر پاور اسٹیٹس" کا خواہشمند ہے اور ایران ایک "پسماندہ، غیر انسانی تھیوکریٹک وژن کو اپنا رہا ہے۔ لیکن ماضی کی طرف کوئی واپسی نہیں ہے، انہوں نے جمہوریتوں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ "عالمی ایجنڈا کی ترتیب میں پہل کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے فعال اور ثابت قدم رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ایک طاقتور جمہوری بیانیہ کی تعمیر نو کی ضرورت ہے،، اس کی تشکیل میں اس کے اٹوٹ انگ کے طور پر، مغرب سے باہر کے معاشروں کے تجربات اور خدشات کو شامل کرنا ہوگا۔

دیر آید درست آید

جمیلہ بیگم اپنے کھلے ہاتھ کی وجہ سے بہت مشہور تھیں، کوئی مانگنے والا ہو یا کوئی پریشان حال، اُس کی مدد کیے بغیر انہیں سکون نہیں ملتا' بچوں سے بھی ان کی جیب خرچی میں سے کچھ حصہ مانگنے والوں کے لیے ضرور رکھواتیں، یہی وجہ تھی کہ مانگنے والیاں ان کے در پر حاضری لازمی دیتیں اور ان کا دروازہ ہر غریب کے لیے کھلا رہتا۔

ایک ہی گھر کے دو حصے ہوئے تھے۔ ساتھ والا گھر ان کی دیورانی کا تھا۔ دیوار سے دیوار ملی ہوئی تھی، جہاں سیما اپنے دو بچوں ماریہ اور وجاہت کے ساتھ رہتی تھی' شوہر کا عرصہ ہوا معمولی سی بیماری کے بعد انتقال ہو گیا تھا۔ سسر بھی جب تک زندہ رہے خاموشی سے کفالت کرتے رہے پھر آخری وقت میں اس گھر کے دو حصے کر کے اپنے مرحوم بیٹے کی بیوی بچوں کا رہنے کا سامان کر گئے۔

جمیلہ بیگم کے شوہر یعنی سیما کے جیٹھ بھی اپنی بیگم ہی کی طرح کافی ہمدرد انسان تھے مگر اپنے بزنس کو زیادہ سے زیادہ کامیابیوں سے ہمکنار کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ غرض یہ کہ گھر کا سارا کرتا دھرتا اور کل مختار جمیلہ بیگم ہی تھیں۔

آج بھی کونے کے گھر میں رہنے والی رشیدہ غربت کے ہاتھوں مجبور ہو کر جمیلہ بیگم کے پاس بڑی آس لگائے بیٹھی تھی اور آس کیوں نہ لگاتی جمیلہ بیگم نے کبھی خالی ہاتھ جو نہ جانے دیا تھا۔

''جمیلہ! اللہ پاک تجھے خوش رکھے، جس طرح تو میری مدد کرتی ہے میرا دل تجھے دعائیں دیتے نہیں تھکتا۔ میں جب بھی تیرے پاس آئی ہوں خالی ہاتھ نہیں گئی۔''

رشیدہ بیگم کی باتوں سے جمیلہ بیگم کے اندر سکون سا اتر جاتا۔ وہ دوسروں کی مدد کرنے سے خوش ہوتی تھیں مگر ایک بے کلی سی تھی جو کبھی کبھی انھیں آن گھیرتی تھی۔

''نیلم باجی، نیلم باجی کیا پکایا ہے بڑی مزے کی خوشبو آ رہی ہے آپ کے یہاں سے؟'' ماریہ نے نیلگوں آسمان کے نیچے اپنی کتابوں میں ڈوبی نیلم کو دیکھتے ہی چھت سے اچکتے ہوئے کہا۔

''ارے! تم یہاں کیا کر رہی ہو؟'' نیلم کی ماریہ پر نظر پڑتے ہی نیلم جلدی سے اس کے پاس پہنچ گئی۔

''قسم سے نیلم باجی گھر کی بنی دال کھانے کا بالکل دل نہیں ہے اور تمہارے یہاں سے آنے والی خوشبو نے پھر دال کو ہاتھ بھی لگانے نہیں دیا، کیا پکایا ہے تم لوگوں نے کوفتے؟''

ماریہ نے نادیدوں کی طرح سوال کر کے خود ہی جواب دے ڈالا تو نیلم کی ہنسی ہی نہ رکی۔

''رکو تم، میں ابھی تمہارے لیے لے کر آتی ہوں'' نیلم کے کہنے پر ماریہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''اچھا نیلم باجی! میری امی کو پتا نہ چلے اور نہ ہی بڑی امی کو۔'' ماریہ نے نیلم کو پیچھے سے آواز لگائی جو کہ جلدی جلدی زینہ اتر رہی تھی۔

مسلسل مشین پر کپڑے سینے سے سیما کی کمر کافی درد تھا' رات دیر تک جاگنے سے اس کو کچھ بخار بھی تھا، ماریہ سے جہاں تک ہوتا باورچی خانے کے کاموں میں سیما کی مدد کر دیتی اور تھوڑی سی بھی فراغت پاتے ہی اپنے بستر پر دراز ہو کر اپنے من پسند خوابوں میں کھو جاتی، جہاں صرف اس کی حکومت ہوتی' ہر خوشی اس کے قدموں میں بچھی ہوتی' کبھی چوری چوری سپنوں میں اپنی بڑی امی کے گھر بھی ہو آتی جہاں دنیا جہاں کی ہر چیز میسر تھی اور وہاں کی شہزادی بننے کا خواب آنکھوں میں بند کیے رہتی۔ چاہتی تو سیما بھی یہی تھی مگر کبھی بھی بڑی بھابھی کے آگے ہاتھ پھیلانا اچھا نہ لگا۔ گو کہ وہ ہر ایک کی مدد فراخدلی سے کرتیں مگر کچھ سیما جیسے سفید پوش بھی ہوتے ہیں، جن کا بھرم ان کی ضروریات سے بڑا ہوتا ہے، گھر بالکل برابر ہونے سے خصوصاً کھانوں کی مہک سیما کے گھر پہنچتی تو بھوکے پیٹ صبر کرنا ناقابل برداشت ہو جاتا، مگر سیما سختی سے اپنے بچوں کو دال روٹی کھانے پر ہی زور دیتی۔ ماریہ بھی چپ چاپ نیلم سے فرمائش کر کے کچھ کھا لیتی جس کی سیما کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوتی۔

غرض یہ کہ دنیا جہاں کا درد اپنے حساس دل میں سمونے والی جمیلہ بیگم اپنے پڑوس میں رہنے والے اپنے دیورانی کے دکھ سے واقف نہ تھی، تو زیادہ واقفیت رکھنے کی روادار بھی نہ تھیں۔ ان کے نزدیک دروازہ بجا کر مانگنے والا یا سوال کرنے والا ہی مدد کا حق دار ہے لیکن جو سفید پوش اپنی خودداری کا بھرم رکھے بھوکے پیٹ سوتے ہیں، ان کا ان سے کوئی سوال نہیں ہوگا۔

''ارے ارے نیلم! یہ کوفتے تو میں نے مہمانوں کے لیے بنائے ہیں، تم کس کے لیے پیک کر رہی ہو؟'' جمیلہ بیگم نے نیلم کو کوفتے پیک کرتے دیکھ سوال کیا تو نیلم کے جلدی جلدی چلتے ہاتھ اچانک رک گئے۔

''وہ مما! میں نے سوچا کہ ہم چچی جان کی دعوت تو کبھی کرتے ہی نہیں کیوں نہ آج دعوت کا کھانا ان کے گھر بھی دے آئیں، دیوار سے دیوار ملی ہے اور ہمارے کھانے کی خوشبو وہاں بھی جاتی ہوں گی۔'' نیلم نے پیار بھرے انداز میں کہا تو کچھ پل کے لیے جمیلہ بیگم ساکت رہ گئیں۔

''ارے بیٹا! ان سے زیادہ ضرورت مند لوگ ہیں اور ہم تو آئے روز کسی نہ کسی کی مدد کرتے ہی رہتے ہیں' کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے گھر چولہا نہیں جلتا، میں تو چاہتی ہوں کہ سب کی مدد کروں۔''

''لیکن مما! ہمیں مدد کی شروعات بھی اپنے قریبی رشتہ دار سے ہی کرنی چاہیے کیوں کہ ہماری مدد کے سب سے زیادہ مستحق قریبی رشتہ دار ہیں۔''

نیلم نے جواز پیش کیا تو جمیلہ بیگم کچھ بول ہی نہ پائیں اتنا تو وہ بھی جانتی تھیں لیکن کبھی اس طرح نہیں سوچا تھا۔

اللہ سے ناتا جوڑنے والے

تحریر
-افروز عنایت-

ہمارے آس پاس بہت سے لوگ اپنے اندر ایک کہانی رکھتے ہیں' ان بندوں پر بیتے لمحات صرف ان کے قریبی لوگ ہی جانتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے اندر غم و خوشی کی داستانیں چھپائے بظاہر عام لوگوں کی طرح نظر آتے ہیں حالانکہ ان میں سے بہت سے بڑی بڑی آزمائشوں میں سے گزر کر ''کندن'' بن چکے ہوتے ہیں' صبر و تحمل اور شکر کے ساتھ اپنا ناتا اپنے رب سے مضبوطی سے جوڑے رکھتے ہیں۔ ایسے ہی اللہ کے ساتھ جڑے ہوئے لوگوں میں ''آفتاب قریشی'' بھی ہیں۔

آفتاب قریشی کی بیٹی میری پیاری چچازاد بہن ایک دن مجھ سے کہنے لگی ''باجی! آپ تو آس پاس لوگوں پر بیتے لمحوں کو اپنی تحریر میں جگہ دیتی ہیں' آپ نے کبھی میرے والد کے بارے میں کچھ تحریر نہیں کیا۔''

چنانچہ اس تحریر میں' میں اپنے پیارے چچا آفتاب قریشی کی زندگی کے چند صفحے آپ سے شیئر کروں گی۔

...☆...

یاور: مصطفیٰ سے (جو اس کا بہترین دوست تھا) ''یار کب تک اس طرح تنہا زندگی گزارو گے۔ بھابھی کے انتقال کو لمبا عرصہ گزر چکا ہے اور ماشاء اللہ تمہارا بیٹا حبیب بھی جوان ہو چکا ہے۔''

مصطفیٰ: ''نہیں میرے دوست وقت گزر رہا ہے اور گزر ہی جائے گا' اب تو بیٹا میٹرک کر لے تو پھر اس کے بارے میں سوچوں گا' میں تو ویسے ہی بڑھاپے میں قدم رکھنے والا ہوں۔'' (ایک قہقہہ لگایا)

یاور: (بڑے غور سے مصطفیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے) ''یار! ایک بات کہوں؟ تم ایک بڑے مشترکہ خاندان کے کفیل ہو' تمہارے چچا' اس کے بیوی' بچے' تمہارے بھائی' اس کے بیوی بچے' سب تمہاری ذمہ داری ہیں۔''

مصطفیٰ: ''تو...؟''

یاور: ''میرا مطلب ہے تمہارے چچا کی دونوں بیٹیاں بھی اب جوان ہو رہی ہیں' ویسے ہی ان کی تمام ذمہ داری تمہارے اوپر ہے' گھر کی بات گھر میں رہے گی' میرا مطلب تم سمجھ رہے ہو...؟ بڑی سے تم شادی کر لو اور چھوٹی... تم کہو تو تمہارے چچا سے میں بات کروں؟''

مصطفیٰ: ''میں نے کبھی اس طرف سوچا ہی نہیں اور وہ لڑکی تو مجھ سے کافی چھوٹی ہوگی میں اس کا کفیل ہوں لیکن کبھی میں نے یہ سوچا بھی نہیں۔'' (مصطفیٰ نہایت شریف اور خواتین سے دور رہنے والا شخص تھا۔)

یاور نے مصطفیٰ کو کسی نہ کسی طرح راضی کر لیا اس طرح تمام کنبے کی رضا مندی سے حاکم زادی کی شادی مصطفیٰ سے ہو گئی۔ حاکم زادی نہایت شریف و نفیس اور خوب صورت دوشیزہ تھی۔ مصطفیٰ نے گرچہ ایک چھت تلے اکٹھے رہنے کے باوجود حاکم زادی پر ایک نظر نہیں ڈالی تھی لیکن شادی کے بعد وہ اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھنے لگا کہ اللہ نے اسے ایک نیک اور خوب سیرت زوج عطا کی ہے۔ حاکم زادی بیماری کے بعد سات آٹھ ماہ کے بچے کو اس دنیا میں چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملی۔ یہ ایک بڑا سانحہ تھا اس گھرانے کے لیے جس سے پورا کنبہ متاثر ہوا لیکن اللہ کی رضا کے آگے سب بے بس تھے' بچے کی دیکھ بھال کے لیے تو پورا ننھیال اس گھر میں موجود تھا لیکن حاکم زادی کی موت نے حاجی صاحب پر بڑا اثر کیا' پہلی بیوی بھی چند سال کی رفاقت کے بعد انہیں جدائی کا داغ دے گئی تھی' وہ بھی نہایت ذہین' خوب صورت و خوب سیرت' پڑھی لکھی' تعلیم و تدریس وابستہ خاتون تھی لیکن دوسری بیوی بھی اس کے لیے اللہ کی نعمت تھی لیکن اللہ کی مصلحت اللہ ہی جانے۔

اس ساری صورت حال کی وجہ سے اس کنبے نے حبیب کی شادی حاکم زادی کی چھوٹی بہن کنیز سے کر دی۔ حبیب کو میٹرک کے بعد تعلیم کو خیر باد کرنا پڑا کیوں کہ باپ کا کاروبار اب حبیب کو سنبھالنا تھا جو کہ ان دو بیویوں کے انتقال کے بعد کافی افسردہ ہو گئے تھے' اپنا زیادہ وقت سیر و سیاحت اور عبادت میں گزارنے لگے۔ اس شادی سے مصطفیٰ کے چھوٹے بیٹے کو گویا خالہ کی صورت میں ماں اور بھائی کی سرپرستی و محبت بھی مل گئی۔ حبیب اور کنیز نے اپنے بیٹے کی پیدائش کے بعد بھی آفتاب کو اسی پیار و محبت سے نوازا اور توجہ دی۔ آفتاب بھی اپنے باپ سے زیادہ ماں اور بھابھی (خالہ) سے زیادہ مانوس تھا جس کی وجہ سے آنے والے وقت میں اس نے اپنی بھابھی کے ساتھ اس کے دوسرے بچوں کی پرورش و دیکھ بھال میں بڑا ساتھ دیا کیوں کہ حبیب کا زیادہ وقت باپ کے ''گرے ہوئے کاروبار'' کو منظم و مستحکم کرنے میں لگ رہا تھا حبیب اور آفتاب دونوں کی ماؤں کی یہ نیکی تھی کہ دونوں بھائی نیک صالح تھے گھر میں محبت و اتفاق تھا' کاروبار نے ترقی کی تو حبیب نے اپنے والد کی رضا سے چچا اور سسرال والوں کو الگ الگ مکان خرید کر دیے۔ آفتاب اپنی تعلیم سے فارغ ہو چکا تھا گھر کے تمام بچے جو اس کے بھتیجے بھتیجیاں تھیں' انہیں یہی معلوم تھا کہ یہ ہمارے بڑے بھائی ہیں' سب امی سے اسی طرح محبت و احترام کا رویہ رکھتے جو اپنے بڑے بھائی سے رکھتے تھے اسی لیے گھر کے سارے بچے اسے چاچا نہیں بلکہ ''ادا'' کہتے۔

حاجی مصطفیٰ نے بیٹے کو تعلیم سے فارغ پا کر اس کی شادی اپنی بھانجی سے کر دی سمجھو کہ اسے بھی آفتاب کی وجہ سے اس گھر کی بڑی بھابھی کا درجہ حاصل ہو گیا۔ حسینہ کو سب ہی بچے بھابھی ہی کہتے ہیں شادی کے وقت گھر کے چھوٹے بچوں کو پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ آفتاب ان کے بھائی نہیں بلکہ چچا ہیں۔ شادی کے ایک سال کے بعد آفتاب کی بیوی کے یہاں پہلے بچے کی ولادت ہوئی تو سارا آشیانہ مہک اٹھا یہ ننھا بچہ سب کی آنکھوں کا تارا تھا لیکن اللہ کی مرضی کہ اللہ نے دو سال کے بعد اس تحفے کو اپنے پاس بلا لیا۔ یہ وقت پورے کنبہ کو افسردہ کر گیا لیکن آفتاب اور اس کی بیوی نے نہایت تحمل و صبر سے اس دکھ کو سہا۔ اللہ نے کچھ عرصے بعد دوبارہ اولاد سے نوازا تو دکھ میں کمی آئی۔ بڑے بیٹے کے بعد تین بیٹیاں اور پھر بیٹا ماشاء اللہ۔

پورا گھرانہ الحمدللہ مل جل کر محبت سے زندگی گزار رہے تھے۔ حبیب کے بچے بھی جوان ہو گئے ان کی شادیوں کا وقت بھی قریب آ گیا۔

آفتاب قریشی کی اپنے کنبے کے ہر فرد سے بے لوث محبت تھی لیکن فیملی ممبر بڑھتے گئے۔ حبیب کے بڑے بیٹے کی شادی ہو گئی تو یہ 5 کمروں کا اپارٹمنٹ گھر کے مکینوں کے لیے چھوٹا پڑ گیا آفتاب کی ملازمت بہت اچھی تھی اس لیے بھائی' بھابھی اور والد کی اجازت سے اس نے نزدیکی علاقے میں نیا اپارٹمنٹ خرید لیا جہاں وہ اپنے بچوں کے ساتھ شفٹ ہو گیا لیکن اس دوری اور فاصلوں نے ان کی آپس کی محبت کم نہیں کی بلکہ بڑھا دی۔

یہ دنیا ویسے ہی عارضی ٹھکانہ ہے' ہر انسان کو اپنی ابدی گھر کی طرف لوٹنا ہے مصطفیٰ اور پھر حبیب کی بیوی کا بھی رضائے الٰہی سے انتقال ہو گیا۔ لیکن آفتاب کے لیے اس کے جواں سال بیٹے آفاق کی ناگہانی موت ایک بڑا سانحہ تھا۔ تھیلیسمیا کا شکار آفاق بظاہر ٹھیک ٹھاک تھا اپنی پڑھائی میں مشغول معمول کے مطابق زندگی گزار رہا تھا لیکن میرے رب کی مصلحت وہی جانے۔ اس غم نے آفتاب اور حسینہ کو وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا لیکن دونوں صبر و تحمل کے پیکر تھے' تینوں بچیوں کی اچھی جگہوں پر شادی ہو گئی تو کچھ غم ٹھنڈے پڑ گئے لیکن نہیں ابھی اور امتحان بھی باقی تھے' چھوٹا بیٹا جو جوانی کی دہلیز پار کر رہا تھا' تھیلیسمیا کا شکار ہو گیا۔ ابھی بڑے بیٹے کی موت نہیں بھلا پائے تھے کہ ایک نئی آزمائش نے دستک دی۔ آفتاب تو مرد تھا لیکن حسینہ ہمت ہار بیٹھی' تیسرے جواں سال بیٹے کی موت برداشت کرنے سے پہلے ہی اپنے آخری سفر پر روانہ ہو گئی۔

ادب اور ہمارا معاشرہ

تحریر
فائزہ مشتاق

ادب تہذیب و ثقافت کی سمت کی نشان دہی کرتے ہیں، معروف خواتین قلمکاروں کے تاثرات

کہا جاتا ہے کہ کسی بھی معاشرے کو جاننا ہو تو اُس کے ادب کو پڑھ کر دیکھو۔ ادب کسی بھی قوم کی تہذیب، ثقافت، سوچ اور رویوں کا بہترین آئینہ دار ہے۔ خیالات اور افکار کو نئی راہیں، نئی سمتیں، نئی جہتیں فراہم کرنے والے قلم کار ہوتے ہیں۔ معاشرے کے فکری انتشار اور بگاڑ کو ادیب اپنی کاوش کے ذریعے سمیٹ کر نایاب موتی میں پرو دیتا ہے۔ ادیب ہو یا شاعر اس کا ہاتھ معاشرے کی نبض پر ہوتا ہے، جو معاشرے کے بگاڑ کو روکنے کے لیے اپنے خیالات، تجربات اور تخیلات کے ذریعے سدباب کرتا ہے۔ کیا موجودہ ادب معاشرے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے؟ اس سلسلے میں ہم نے ایک سروے کیا جو قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔

1) کیا موجودہ ادب معاشرے کی صحیح ترجمانی کر رہا ہے؟
2) کمرشلزم تحریروں پر کس طرح اثر انداز ہوا؟
3) آج کا ادیب اپنی ذمہ داریاں بہتر طور پر پوری کر رہا ہے؟
4) کیا آپ سمجھتی ہیں کہ موجودہ شاعری انقلابی ہے؟
5) آپ کے خیال میں موجودہ قلم کار نسل نو کو اپنی تہذیب سے جوڑنے میں کامیاب رہا؟

...☆...

ڈاکٹر میمونہ حمزہ (مصنفہ و مترجم)

1) میں سمجھتی ہوں کہ ادب کسی بھی معاشرے کی تصویر ہوتا ہے۔ ادیب اپنے حساس قلم سے قارئین کے سامنے وہ موضوعات اور زندگی کے پہلو پیش کرتا ہے جو اس پر لاشعوری طور پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ہمارا معاشرہ تیزی سے مادیت پرستی کا شکار ہو رہا ہے اور یہی رنگ مختلف ادیبوں میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ دیرپا اثرات کے حامل ادب کے بجائے وقتی موضوعات کا چناؤ اس تیزی سے ہو رہا ہے کہ بعض اوقات تحریر رپورتاژ کا تاثر پیش کرتی ہے۔

2) معاشرے میں ادیبوں کی معاشی حالت اکثر و بیشتر دگرگوں رہی ہے۔ ان کے چولہے ٹھنڈے بھی رہے تو انہوں نے ادب کو ٹھنڈا نہیں ہونے دیا لیکن آج جس کے ہاتھ میں قلم ہے اس کے سامنے خود کو منوانے کے نت نئے انداز بھی ہیں۔

ایک جانب وہ ادبا ہیں جو ایک نظریے اور فکر کی ترویج کے لیے لکھتے ہیں اور دوسری جانب ایسے ادیبوں کی بھی کمی نہیں جو قلم کو روزی اور مال بنانے کا ذریعہ بناتے ہیں۔

آج ادیب کے ہاتھ میں ایسے ذرائع بھی ہیں جہاں اس کی تحریروں کی لائیکس اور شیئر کی بنیاد پر اس کے ادب کا قد مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن ایسا حقیقت میں نہیں ہوتا۔ بعض ادبا اور خاص طور پر خواتین ادیب قارئین کو نہ صرف جذباتی طور پر اپنے ساتھ اس طرح باندھ لیتی ہیں کہ قارئین ان کی تحریر ہی نہیں بلکہ سوچ اور نظریہ کو اپناتا ہے ایسے میں ادیب کی ذمے داری بڑھ جاتی ہے۔

3) ہر دور میں حق کے گو موجود ہوتے ہیں اور یہی حال ادیب برادری کا ہے۔ بچوں کا ادب ہو یا خواتین کا، یا مقبول ادب جو ہر طبقے کا نمائندہ ہو۔ اس میں آج کا ادیب کافی پیچھے دکھائی دیتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ موجودہ حالات میں قارئین کو خودی کا سبق پڑھانے' ملکی سالمیت اور اتحاد و اتفاق سکھانے والے قلیل التعداد ہیں جبکہ اپنا حق اور حق سے بھی بڑھ کر چھین لینے والے غالب ہیں۔

ادیب معاشرے کا بہترین رہنما ہوتا ہے، اندھیرے میں روشنی کا دیا تھام کر ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بچاتا ہے لیکن آج کا غالب ادب بھیڑ چال اور ''وہ کھو جسے پزیرائی ملے'' پر مشتمل ہے۔

4) حبیب جالب اور فیض کے شاگرد کہیں جا سوئے ہیں۔ فی الحال ایسی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی جس کی آواز میں پورا مجمع اپنی آواز ملائے یا جو خون میں حدت پیدا کرے وہ سنائی نہیں دی۔

5) نئی نسل پرانی اقدار و روایات اور تہذیب سے بے زار ہے۔ خاندان کے بجائے اکائی کا تصور بڑھ رہا ہے۔ سونے' جاگنے' کام کرنے کے اوقات تک بدل گئے ہیں۔ پوری رات جاگنا اور شام تک سونا نسل نو کی عادت بن گئی ہے۔ ہر چیز کو پیسے میں تولنا بھی بہت بڑھ گیا ہے اور رشتے اور تعلق ہوا کے رُخ پر رکھے چراغ کی مانند لرز رہے ہیں۔

جہاں خاندان کی گرفت اور نسل نو سے روابط مضبوط تھے وہاں تہذیب، روایات منتقل ہوئی ہیں۔ لیکن جہاں قدیم سے عدم اطمینان کی صورت تھی وہاں تہذیبی ارتقا بھی نمونہ نہ پا سکا اور نئی روایات اور اقدار نے جنم لیا ہے مثلاً پچھلی نسل میں اساتذہ کا احترام ذہنوں میں راسخ تھا اور استاد شاگرد کے درمیان ایک مضبوط تعلق تھا جب کہ آج کی نسل اساتذہ کو تنخواہ دار ملازم سے زیادہ نہیں سمجھتی۔ ادبا نے بھی معاشرے کے مسائل کا حل بطریق احسن پیش کرنے میں کمی کی ہے۔

قانتہ رابعہ (مصنفہ، کالم نویس)

1) میرا خیال ہے جزوی طور پر درست کہا جا سکتا ہے، کلی طور پر نہیں۔ ہر دور میں گنے چنے افراد ہی اپنے دور کی ترجمانی کرتے ہیں، سارے کر ہی نہیں سکتے کہ ادیب کے پاس تصوراتی دنیا بھی ہوتی ہے جس میں وہ رہنا پسند کرتا ہے اور اسی کی جھلک دکھاتا ہے۔ ہاں ترجمانی کس نمبر کی عینک لگا کر کر رہا ہے؟ ظاہر ہے جو اس کے اندر کی دنیا ہے وہ اسی کی ترجمانی کرے گا۔ اگر کوئی برائی کا دلدادہ ہے تو اسے اپنے اردگرد برائی نظر آئے گی اور وہ چسکے لے کر اسی کی ترجمانی کرے گا۔ اس کے برعکس بھلائی اور خیر کا طالب جہاں خیر دیکھے گا اسی کی عکاسی کرے گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ بات مثبت اور منفی ترجمانی کی ہے۔

2) کمرشلزم تحریر پر بہت برے طریقے سے اثر انداز ہوا۔ اچھا بھلا لکھنے والا بھی جب لفظوں کی قیمت وصول کرنے کا عادی ہو جاتا ہے یا یہ قیمت وصول کرنا اس کی ضرورت اور مجبوری ہوتی ہے تو دو طرح سے اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں، بے جا طوالت اور بے مقصدیت۔

3) مختلف پہلو ہیں، بات تو احساس کی ہے' مقصد زندگی کے شعور اور قلم کی حرمت کی ہے لیکن کچھ افراد ابھی بھی اس کام کو فرض سمجھ کر ادا کر رہے ہیں۔ فی زمانہ اکثریت تو نفسانفسی اور ہنگامی حالت کا شکار رہتی ہے۔ افراتفری کا دور ہے۔ ادیب بھی اسی معاشرے کا فرد ہے وہ بھی انہی حالات میں پھنسا ہوا ہے۔

4) میں بس اچھا شعر پڑھ کر خوش ہونے والوں میں شامل ہوں اس کے علاوہ شاعری سے زیادہ تعلق نہیں۔

5) میرا خیال ہے جو اس نوجوان نسل کو اقبال کا شاہین بنانا چاہتا ہے، وہ ادیب تو اس کا شعور بھی رکھے گا اور عمل پیرا بھی ہوگا۔ دوسری صورت میں جسے خود ہی اس بات کا احساس نہیں وہ اصلاح نوجوان کی ذمے داری کو کیوں ضروری سمجھے گا؟ جو سمجھتے ہیں وہ ہر حیثیت میں کرے گا، قلم کار ہو یا مدیر اسے ہی فرض منصبی قرار دے گا' جو کمانے کے لیے لکھ رہا ہے یا محض لفظی کھیل تماشے میں مصروف ہے اسے کیا اور اک کہ نسل کیوں بگڑ رہی ہے اور کیسے سدھارنا ہے؟

زروہ احسن (مدیرہ، مصنفہ):

1) یہ دو طرفہ ٹریفک ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ادب معاشرے پر اپنا اثر ڈالتا ہے تو دوسری طرف معاشرے کی ناہمواریاں، اچھائیاں اور برائیاں بھی ادب کو متاثر کرتی ہیں۔ دونوں میں جس کا اثر یا تاثیر زیادہ اور دیرپا ہوگی، وہ اثر چھوڑے گا۔

افسوس آج کل ادب معاشرے کی ترجمانی نہیں کرتا کیوں کہ بیرونی ثقافت کی یلغار نے ادب کے آئینے کو دھندلا دیا ہے۔ ادب صرف کتاب تک محدود نہیں بلکہ سوشل اور الیکٹرونک میڈیا پر جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی ادب میں شامل کر کے دیکھنا ہوگا۔

کتاب کم پڑھی جا رہی ہے اور 75 فیصد وقت دوسرا میڈیا لے جاتا ہے۔ ان کے لیے زبان، لٹریچر، ثقافت اور مغربی دنیا کے حوالے اس قدر معتبر ہیں کہ ادب سمٹ کر ایک دائرے میں محدود ہو گیا۔ اس لیے ادب کی ترجمانی نہیں کرتا۔

2) یہ ادب ہی ہے جو قوموں کی تہذیب کرتا ہے، نئی نسل کو راستہ دکھاتا ہے لیکن افسوس کمرشلزم کے سیلاب نے بصیرت اور صداقت کا راستہ روک دیا۔ بہت کم لوگ ادب اور کمرشلزم میں فرق کرنے کا ادراک رکھتے ہیں۔

3) میں محسوس کرتی ہوں کہ یہاں ادب کی آبیاری کرنے والے بہت کم ہیں اور اس طرح یہ پارٹ ٹائم جاب بن کر رہ گیا۔ مگر اب بھی فطری اور حقیقی صلاحیتیں رکھنے والے بہت اعلیٰ ادب تخلیق کر رہے ہیں لیکن ضرورت اس سے کہیں زیادہ ہے۔

4) تاریخ گواہ ہے کہ انقلابی شاعری تب وجود میں آتی ہے جب آزادیرائے کی اجازت نہ ہو جیسے مخلوق خدا کے حقوق سلب کیے جا رہے ہوں۔ فیض احمد فیض، حبیب جالب اور مولانا مودودی اس کی درخشاں مثال ہیں۔

اب کوئی ایسی توانا آواز سنائی نہیں دیتی، ایک سناٹا ہے۔ جو شاعری تخلیق ہو رہی ہے وہ گل و بلبل، چاندنی اور میخانے سے ضرور آگے بڑھی لیکن صرف ذہنی آسودگی، کتابوں کی اشاعت اور مشاعروں میں شرکت تک محدود ہے۔ پیغام تو موجود لیکن اس کی سرایت اور پذیرائی کم ہو گئی ہے۔

5) میرے خیال میں نہیں۔ اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ ہم نے نئی نسل کو صرف اسکولوں کے حوالے کر دیا نہ نصاب کی خبر ہے، نہ والدین کو ان کی فکر۔ افسوس تو یہ ہے کہ آج تک نصاب کا تعین نہیں ہو سکا۔ مختلف نصاب ایک ساتھ چل رہے ہیں۔ کوئی نہیں پوچھتا کہ غیر ملکی نصاب کس کا ایجنڈہ ہے؟ ہم اس نصاب کو نئی نسل میں منتقل کر کے فخر محسوس کرتے ہیں۔ ایسے میں نئی نسل اپنی تہذیب سے کیسے جڑ سکے گی؟

فرحی نعیم (افسانہ نگار، مصنفہ)

1) صحیح تو نہیں کہہ سکتے لیکن کسی حد تک معاشرے کے مسائل کو ضرور اجاگر کر رہا ہے۔ شہری اور دیہی مسائل لاتعداد ہیں، جن میں سے آج بھی بہت سارے مسائل پر کھل کر نہیں لکھا جا سکا۔

2) یہ نعرہ کہ ''جو بکتا ہے وہ دکھتا ہے'' نے تحریر کے معیار کو بری طرح متاثر کیا۔ ھل من مزید کی چاہت نے معیار پر سمجھوتا نہ ہونا، جیسے معاہدے کو پس پشت ڈالا اور ان موضوعات پر بھی کھل کر لکھنا شروع کیا جس پر ہماری مذہبی، سماجی و اخلاقی حدود ہمیں روکتی ہیں جس کے باعث معاشرہ زوال پذیر ہو رہا ہے۔

3) میں سمجھتی ہوں کہ فی زمانہ تو کچھ ادیب پوری ذمہ داری سے یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں مگر اکثریت بے مقصد، لاحاصل اور بے نشاں منزل کے راہی بن کر قاری کا صرف وقت اور پیسہ ضائع کر رہے ہیں بلکہ افسوس ان کے اخلاق کی خرابی کی وجہ بھی یہی مواد ہے۔

4) ذاتی طور پر موجودہ شاعری میں انقلاب قطعی نظر نہیں آ رہا، اگر انقلاب آ بھی رہا ہے تو منفی اقدار میں۔

5) اول تو پڑھنے کے رجحان میں نمایاں کمی آئی ہے اور ہم جو انہیں دے رہے ہیں اس سے وہ جڑ کم اور بھاگ زیادہ رہے ہیں۔ بجائے ہم ان کو اپنی تاریخ و تہذیب سے روشناس کرانے کے، ہم نے تو انہیں اس سے دور، بدگمان اور کنفیوز کر دیا ہے۔ فرقہ پرستی نے ہوا دی اور ہماری نسل مغرب کے بچھائے جال میں قید ہو کر اپنے ماضی سے ناواقف، حال کی فکر اور مستقبل کو سنوارنے میں منہمک ہے۔ ایک طبقہ یہ کوشش کر تو رہا ہے۔ دیکھیں وہ بھی کب تک اس چہار جانب جنگ لڑتا ہے۔

دنیا بھر میں خواتین کا 'خود سے شادی' کا رواج کیوں مقبول ہو رہا ہے؟

بی بی سی

2011 میں سپین کی **10** خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام 'سولوگیمی' ہے۔روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔بلکہ 'سولوگیمی' میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کن رُخ ہے؟ مایا **11** سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ 'شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تا کہ اسے پورا کر سکوں۔'مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔**2011** میں سپین کی **10** خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام 'سولوگیمی' ہے۔روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔بلکہ 'سولوگیمی' میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کن رُخ ہے؟ مایا **11** سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ 'شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تا کہ اسے پورا کر سکوں۔'مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔**2011** میں سپین کی **10** خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام 'سولوگیمی' ہے۔روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔بلکہ 'سولوگیمی' میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کن رُخ ہے؟ مایا **11** سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ 'شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تا کہ اسے پورا کر سکوں۔'مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔**2011** میں سپین کی **10** خواتین نے مل کر اعلان کیا تھا کہ اُن میں سے ہر خاتون اپنے آپ سے شادی کر رہی ہے۔یہ غیر معمولی عمل، جو بظاہر ایک مزاق سے شروع ہوا، روایتی رشتہ ازدواج کے خلاف اعلان بغاوت تھا۔تاہم درحقیقت ان خواتین نے اس عمل سے کچھ ایسا پایا جس کی تحریک پہلے ہی دنیا بھر میں شروع ہو چکی تھی جس کا نام 'سولوگیمی' ہے۔روایتی شادی اب ہر خاتون کے لیے زندگی کا ایک اہم مقصد نہیں رہا۔بلکہ 'سولوگیمی' میں یقین رکھنے والی خواتین دوسروں سے محبت کرنے سے پہلے اپنے آپ سے محبت کے ارادے کا اظہار کرتی ہیں۔لیکن کیا خود سے محبت کے اظہار کا یہ طریقہ کچھ زیادہ ہی عجیب وغریب ہے یا پھر یہ کسی پرانی کہانی کا ایک نیا اور حیران کن رُخ ہے؟ مایا **11** سال سے شادی شدہ ہیں اور خوش بھی ہیں۔انھوں نے خود سے شادی کر رکھی ہے یعنی ان کا شریک حیات کوئی اور نہیں وہ خود ہی ہیں۔وہ اپنی شادی کے بندھن کو ازسرنو تازہ کرنے کی ایک تقریب میں شریک ہوئیں تو انھوں نے کہا کہ 'شادی کے موقع پر میں نے عہد کیا کہ میں اپنے اندر کی آواز کو سنوں گی اور خود سے ہر دن سوال کروں گی کہ مجھے کس چیز کی ضرورت ہے تا کہ اسے پورا کر سکوں۔'مایا کے ان الفاظ پر تقریب میں موجود دیگر خواتین نے تالیاں بجائیں۔

اس بات کا کافی امکان ہے کہ آپ نے 'سولوگیمی' کا لفظ کبھی نہیں سُنا ہوگا۔سپین میں سرکاری طور پر یہ لفظ زبان کا حصہ تک نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کی ابتدا وہیں سے ہوئی۔تاہم خود سے شادی کا رواج دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے جن میں جاپان، امریکہ، انڈیا، اٹلی اور برطانیہ شامل ہیں۔سپین سے تعلق رکھنے والی مایا نے سنہ **2011** کے بعد سے اب تک **70** خواتین کو اپنے نقش قدم پر چلنے میں مدد کی ہے۔تاہم زیادہ تر ممالک میں خود سے شادی کا قانون موجود نہیں۔تو پھر بھی کئی خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں؟ مے سیرانو کا کہنا ہے کہ 'میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔شادی کے دن تک میرا مقصد صرف رومانوی محبت پر عوامی بحث کو شروع کرنا تھا۔''لیکن اپنے آپ سے شادی کے دن ہمیں احساس ہوا کہ ہم کچھ اہم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ سے محبت کرتی ہوں، میں اپنی بہترین دوست بھی ہوں، اور اس وقت اور اس لمحے کے دوران میں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے خود سے وعدہ کیا کہ میں اپنا خیال رکھوں گی اور سب سے پہلے اپنے بارے میں سوچوں گی۔'نیوس ٹربجوسا ماہر صنفی امور ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ صنفی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر اپنی ذات کا احترام ضروری ہے۔وہ کہتی ہیں کہ 'مردوں کو اپنے آپ کو اہمیت دینا سکھایا جاتا ہے تو پھر عورت کے لیے اس کی ذات کیوں ایک رکاوٹ بنے۔''عورت سمجھتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرنا ضروری نہیں۔'اس بات کا کافی امکان ہے کہ آپ نے 'سولوگیمی' کا لفظ کبھی نہیں سُنا ہوگا۔سپین میں سرکاری طور پر یہ لفظ زبان کا حصہ تک نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کی ابتدا وہیں سے ہوئی۔تاہم خود سے شادی کا رواج دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے جن میں جاپان، امریکہ، انڈیا، اٹلی اور برطانیہ شامل ہیں۔سپین سے تعلق رکھنے والی مایا نے سنہ **2011** کے بعد سے اب تک **70** خواتین کو اپنے نقش قدم پر چلنے میں مدد کی ہے۔تاہم زیادہ تر ممالک میں خود سے شادی کا قانون موجود نہیں۔تو پھر بھی کئی خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں؟ مے سیرانو کا کہنا ہے کہ 'میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔شادی کے دن تک میرا مقصد صرف رومانوی محبت پر عوامی بحث کو شروع کرنا تھا۔''لیکن اپنے آپ سے شادی کے دن ہمیں احساس ہوا کہ ہم کچھ اہم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ سے محبت کرتی ہوں، میں اپنی بہترین دوست بھی ہوں، اور اس وقت اور اس لمحے کے دوران میں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے خود سے وعدہ کیا کہ میں اپنا خیال رکھوں گی اور سب سے پہلے اپنے بارے میں سوچوں گی۔'نیوس ٹربجوسا ماہر صنفی امور ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ صنفی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر اپنی ذات کا احترام ضروری ہے۔وہ کہتی ہیں کہ 'مردوں کو اپنے آپ کو اہمیت دینا سکھایا جاتا ہے تو پھر عورت کے لیے اس کی ذات کیوں ایک رکاوٹ بنے۔''عورت سمجھتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرنا ضروری نہیں۔'اس بات کا کافی امکان ہے کہ آپ نے 'سولوگیمی' کا لفظ کبھی نہیں سُنا ہوگا۔سپین میں سرکاری طور پر یہ لفظ زبان کا حصہ تک نہیں ہے اگرچہ اس لفظ کی ابتدا وہیں سے ہوئی۔تاہم خود سے شادی کا رواج دنیا کے کئی ممالک میں مقبول ہو رہا ہے جن میں جاپان، امریکہ، انڈیا، اٹلی اور برطانیہ شامل ہیں۔سپین سے تعلق رکھنے والی مایا نے سنہ **2011** کے بعد سے اب تک **70** خواتین کو اپنے نقش قدم پر چلنے میں مدد کی ہے۔تاہم زیادہ تر ممالک میں خود سے شادی کا قانون موجود نہیں۔تو پھر بھی کئی خواتین ایسا کیوں کرتی ہیں؟ مے سیرانو کا کہنا ہے کہ 'میں نے تو مذاق میں ایسا کیا تھا۔شادی کے دن تک میرا مقصد صرف رومانوی محبت پر عوامی بحث کو شروع کرنا تھا۔''لیکن اپنے آپ سے شادی کے دن ہمیں احساس ہوا کہ ہم کچھ اہم کرنے جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ سے محبت کرتی ہوں، میں اپنی بہترین دوست بھی ہوں، اور اس وقت اور اس لمحے کے دوران میں نے سینکڑوں لوگوں کے سامنے خود سے وعدہ کیا کہ میں اپنا خیال رکھوں گی اور سب سے پہلے اپنے بارے میں سوچوں گی۔'نیوس ٹربجوسا ماہر صنفی امور ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ صنفی امتیاز سے بالاتر ہو کر ہر فرد کے لیے انفرادی طور پر اپنی ذات کا احترام ضروری ہے۔وہ کہتی ہیں کہ 'مردوں کو اپنے آپ کو اہمیت دینا سکھایا جاتا ہے تو پھر عورت کے لیے اس کی ذات کیوں ایک رکاوٹ بنے۔''عورت سمجھتی ہے کہ اپنے آپ سے محبت کرنا ضروری نہیں۔'

روایتی یعنی مرد اور عورت کے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے برعکس اب چند خواتین خود ہی سے شادی کر رہی ہیں۔ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ 'خود سے محبت کرنا سیکھنا اہم ہے، کیوں کہ اس سے ہمیں دنیا میں اپنی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔''دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے ہمیں یہ جانچنے میں مدد ملتی ہے کہ کون ہماری محبت کا حقدار ہے اور کون نہیں۔'ہم کس سے اور کیسے محبت کرتے ہیں؟ یہ رواج بدل رہا ہے۔سپین میں اب بھی روایتی رشتہ ازدواج میں بندھے جوڑوں کی اکثریت ہے لیکن اعداد وشمار پر نظر دوڑائیں تو ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے۔اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت کم شادیاں ہو رہی ہیں مگر دوسری جانب طلاق کی شرح بڑھ چکی ہے۔لیکن جنکل جیسی خواتین کا معاملہ کچھ مختلف ہے جنھوں نے دو بار شادی کی۔پہلی مرتبہ ایک مرد (شوہر) سے اور دوسری مرتبہ خود سے۔وہ بتاتی ہیں کہ 'میں نے خود سے شادی کا فیصلہ اس لیے کیا کیوں کہ اس وقت ہماری سب سے چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور مجھے اچانک احساس ہوا کہ میری زندگی میں میرے پاس اپنے لیے کوئی وقت اور جگہ نہیں ہے۔''میں جنکل سے پیرو اور میرن کی ماں بن چکی تھی۔'روایتی یعنی مرد اور عورت کے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے برعکس اب چند خواتین خود ہی سے شادی کر رہی ہیں۔ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ 'خود سے محبت کرنا سیکھنا اہم ہے، کیوں کہ اس سے ہمیں دنیا میں اپنی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔''دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے ہمیں یہ جانچنے میں مدد ملتی ہے کہ کون ہماری محبت کا حقدار ہے اور کون نہیں۔'ہم کس سے اور کیسے محبت کرتے ہیں؟ یہ رواج بدل رہا ہے۔سپین میں اب بھی روایتی رشتہ ازدواج میں بندھے جوڑوں کی اکثریت ہے لیکن اعداد وشمار پر نظر دوڑائیں تو ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے۔اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت کم شادیاں ہو رہی ہیں مگر دوسری جانب طلاق کی شرح بڑھ چکی ہے۔لیکن جنکل جیسی خواتین کا معاملہ کچھ مختلف ہے جنھوں نے دو بار شادی کی۔پہلی مرتبہ ایک مرد (شوہر) سے اور دوسری مرتبہ خود سے۔وہ بتاتی ہیں کہ 'میں نے خود سے شادی کا فیصلہ اس لیے کیا کیوں کہ اس وقت ہماری سب سے چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور مجھے اچانک احساس ہوا کہ میری زندگی میں میرے پاس اپنے لیے کوئی وقت اور جگہ نہیں ہے۔''میں جنکل سے پیرو اور میرن کی ماں بن چکی تھی۔'روایتی یعنی مرد اور عورت کے رشتہ ازدواج میں بندھنے کے برعکس اب چند خواتین خود ہی سے شادی کر رہی ہیں۔ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ 'خود سے محبت کرنا سیکھنا اہم ہے، کیوں کہ اس سے ہمیں دنیا میں اپنی جگہ کا تعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔''دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس سے ہمیں یہ جانچنے میں مدد ملتی ہے کہ کون ہماری محبت کا حقدار ہے اور کون نہیں۔'ہم کس سے اور کیسے محبت کرتے ہیں؟ یہ رواج بدل رہا ہے۔سپین میں اب بھی روایتی رشتہ ازدواج میں بندھے جوڑوں کی اکثریت ہے لیکن اعداد وشمار پر نظر دوڑائیں تو ایک اہم نکتہ سامنے آتا ہے۔اور وہ نکتہ یہ ہے کہ اب پہلے کی نسبت کم شادیاں ہو رہی ہیں مگر دوسری جانب طلاق کی شرح بڑھ چکی ہے۔لیکن جنکل جیسی خواتین کا معاملہ کچھ مختلف ہے جنھوں نے دو بار شادی کی۔پہلی مرتبہ ایک مرد (شوہر) سے اور دوسری مرتبہ خود سے۔وہ بتاتی ہیں کہ 'میں نے خود سے شادی کا فیصلہ اس لیے کیا کیوں کہ اس وقت ہماری سب سے چھوٹی بیٹی پیدا ہوئی تھی اور مجھے اچانک احساس ہوا کہ میری زندگی میں میرے پاس اپنے لیے کوئی وقت اور جگہ نہیں ہے۔''میں جنکل سے پیرو اور میرن کی ماں بن چکی تھی۔'

جنکل کے شوہر سرگیو کہتے ہیں کہ 'جب اس نے خود سے شادی کے ارادے کا اظہار کیا تو پہلے تو مجھے عجیب سا لگا اور میں حیران ہو گیا۔'ہم ہونٹوں کا بوسہ کیوں لیتے ہیں اور یہ ہمیں ایک دوسرے کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

سیکس کے نئے معنی تلاش کرنے والی خواتین جو پوشیدہ خواہشات کے بارے میں لکھ رہی ہیں تاہم ان کا کہنا ہے کہ 'اگر وہ خود سے محبت نہیں کرتیں اور وہ اپنے آپ سے مطمئن نہیں ہیں تو اس سے مجھ پر، ہمارے بچوں پر اور ان سب لوگوں پر اثر پڑتا جو اس کی زندگی سے جڑے ہیں۔'

'مجھے تو اس بات کا ہی احساس ہوا۔'

نیوس ٹربجوسا کا کہنا ہے کہ 'یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک وقت تھا جب بینک اکاونٹ کھلوانے، گاڑی چلانے کے لیے ضروری تھا کہ عورت کی چرچ میں شادی ہوئی ہو۔''گذشتہ چند دہائیوں میں بہت سی چیزیں تبدیل ہو چکی ہیں۔اس کے باوجود روایتی خاندان ہی معاشرے کا سب سے اہم ستون ہے جسے فطری مانا جاتا ہے۔'ماہر نفسیات اسپرانکا بوش فیول کا کہنا ہے کہ بڑی حد تک روایتی شادی کا تعلق عورت کے لیے ایک جیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

'اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ ساری زندگی ہمیں بتایا جاتا ہے کہ شادی کرنا ہماری زندگی کا اہم مقصد ہے۔اعداد وشمار ثابت کرتے ہیں کہ شادی کے بعد گھریلو کام کاج، بچوں، بزرگوں اور بیماروں کا خیال رکھنا عورت کی ذمہ داری رہی ہے۔'سپین کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق **2010** میں خواتین نے مردوں کی نسبت گھر کے کاموں پر دو گھنٹے زیادہ صرف کیے۔کیا سولوگیمی ان اعداد وشمار کو بدل دے گی؟ نیوس ٹربجوسا کا ماننا ہے کہ سولوگیمی حل نہیں ہے بلکہ یہ ایک پدرانہ معاشرے کی علامت ہے۔تاہم ایک چیز ضرور بدل رہی ہے۔

اپنی تاریخ کے **300** سال میں پہلی بار **2018** میں، رائل سپینش اکیڈمی نے زبان میں ایسی خواتین کے لیے ایک لفظ متعارف کروایا جو ایک جیسے تجربات اور پسند رکھتی ہیں۔یہ لفظ 'سورورِیٰ' ہے۔مایا کہتی ہیں کہ 'جب ہم خواتین اکٹھی ہوتی ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ ہم آئینے کے سامنے کھڑی ہیں۔''یہ تصور کہ عورتیں ایک دوسرے کی حریف ہوتی ہیں ایک پدرانہ معاشرے کی پیداوار ہے جو چاہتا ہے کہ ہم متحد نہ ہو سکیں۔'

'لیکن اصل میں بلکل الٹ ہوتا ہے۔جب ہم اکٹھے ہوتے ہیں تو ہم طاقتور ہوتے ہیں۔'سنہ **2017** میں مایا نے ایسی خواتین کی تنظیم قائم کی جو ایک ساتھ مل کر تیراکی کرتی تھیں۔اس تنظیم کے آغاز پر اس کی اراکین کی تعداد **14** تھی۔آج ان کی تعداد **140** ہے۔خواتین کے حقوق پر کام کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے طریقوں سے خواتین کو اپنے حقوق کے حصول میں مدد ملتی ہے۔اس تنظیم کے آغاز پر اس کی اراکین کی تعداد **14** تھی۔آج ان کی تعداد **140** ہے۔خواتین کے حقوق پر کام کرنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے طریقوں سے خواتین کو اپنے حقوق کے حصول میں مدد ملتی ہے۔

مایا کہتی ہیں کہ 'ایک تحریک ہے جو ہم سے کہتی ہے کہ خود سے پیار کرو، کہ ہمیں دوسرے کی نسبت خود سے زیادہ پیار کرنے کی ضرورت ہے۔''لیکن لوگ پوچھتے ہیں کہ ہم ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟''یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں جن سے آپ کو محسوس ہو کہ آپ اپنا خیال رکھ رہے ہیں۔'

جنکل کہتی ہیں کہ کبھی کبھی ایسا کرنا مشکل ہوتا ہے کیوں کہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے اور ہم پر خود غرضی کا الزام لگاتے ہیں۔'لیکن حقیقت یہ ہے خود سے شادی کرنے کے بعد میرا تعلق اپنے شوہر اور بچوں سے بہتر ہوا ہے۔'مایا کہتی ہیں کہ 'میں جب آئینہ دیکھتی ہوں تو مجھے اچھا لگتا ہے۔**11** سال پہلے میں نے خود سے جو وعدہ کیا تھا، میں نے اسے پورا کیا ہے اور میں اب بھی اس پر قائم ہوں۔مجھے یقین ہے کہ میں خوش رہوں گی۔'

وطن سرینگر

حضرت انسان کو جانئے پہچانئے

اللہ تعالیٰ نے کائنات بنائی تو اس میں سب سے اُونچا مقام انسان کو دیا۔اسے خلیفہ یعنی پورے عالم کا سردار بنا دیا۔کائنات کی ساری مخلوق اس کی خدمت میں لگی ہوئی ہے تا کہ جس کام اور مقصد کو پورا کرنے کیلئے یہ زمین پر بھیجا گیا ہے اُسے پورا کرنے میں پوری کائنات اس کی مدد کرے اور ہر طرح کا تعاون کرے۔اسے عزت والا اور بُلند مرتبہ بنایا۔لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ڈیڑھ درجن خرابیاں، کمزوریاں اور عیب اس کی ذات کو لگا دیے۔شاید اسی چیز کو دیکھ کر فرشتوں نے اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ زمین پر خون خرابہ کرے گا اور فساد برپا کرے گا۔لیکن فرشتوں نے اپنی کم علمی کی وجہ سے تصویر کا صرف ایک پہلو دیکھا تھا، دوسرا پہلو نہیں دیکھا تھا۔اللہ نے کہا میں جو جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔یعنی ان تمام خرابیوں کے باوجود انسانوں میں ایسے ایسے متقی، پرہیزگار، محسن، صالح، اور باکمال لوگ پیدا ہوں گے جن کو دیکھ کر ساری کائنات حیران رہ جائے گی، کہ اختیار اور آزادی ہونے کے بعد بھی یہ بندہ اللہ کا کیسا سچا اور پکا فرمابردار ہے۔اپنے نفس کو کس طرح اپنے قابو میں رکھے ہوئے ہے، کہ شیطان ہزار کوشش کے بعد بھی اس کو بہکانے میں ناکام اور نامراد ہے، اور یہی بات ہے جو کہ بارے میں شیطان نے کہا تھا کہ تیرے بندوں پر میرا بس نہیں چلے گا، اور اللہ نے بھی کہا تھا کہ میرے بندوں پر تیرا بس نہیں چلے گا۔

جس طرح انسان لوہے کو دیکھتا ہے کہ جب وہ فیکٹری سے نکل کر آتا ہے تو کیسے چمکتا رہتا ہے، لیکن آہستہ آہستہ اس پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ غلیظ بن جاتا ہے۔جب اُسے کوئی سامان بنایا جاتا ہے تو اس پر پرائمر لگایا جاتا ہے تا کہ وہ دوبارہ زنگ اُس پر نہ لگ سکے اور پھر پینٹ کر کے حسین بنا دیا جاتا ہے۔اس طرح قرآن کہتا ہے یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہو گیا وہ جس نے اس کو دبا دیا۔

حد سے گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی طاقت، صلاحیت اور کام کرنے کی لیاقت ایک محدود دائرے کے اندر ہے۔وہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔انسان کے حالات اور ماحول اگر اُس کا ساتھ نہ دیں تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔حالات اور ماحول کو بنانے اور بگاڑنے والا اللہ ہے۔انسان کو اس معاملے میں ہمیشہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دُعا اور فریاد کرتے رہنا چاہئے۔لیکن انسان جب شیطان کے چکر میں پڑتا ہے اور خدا کو بھول جاتا ہے سمجھتا ہے کہ وہ حالات کے رُخ کو بھی موڑ دے گا۔یہی اُس کا حد سے گزر جانا ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔اُنہوں نے لوگوں پرزور دیا کہ وہ اس موقعہ کو بھائی چارے، ہمدردی اور باہمی احترام کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے استعمال کریں اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے جذبے کو فروغ دیں۔اُنہوں نے اُمید ظاہر کی کہ یہ نوروز ہر گھر میں خوشحالی، مسرت اور تکمیل خواہشات کی نوید لے کرآئے اور جموں و کشمیر کے متنوع معاشرے میں امن اور بقائے باہمی کی قدر

102

کیلئے ایک رسمی حکم نامہ جاری کیا گیا تھا۔انہوں نے کہا کہ یومیہ اجرت کو باقاعدہ بنانے کے مسئلے سے نمٹنے اور اس معاملے کی جانچ کیلئے چیف سیکریٹری کے تحت کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پینل کو معاملے کا جائزہ لینے کے لیے 6 ماہ کا وقت دیا گیا ہے، اور سفارشات موصول ہونے کے بعد، حکومت اس کے مطابق عمل کرے گی۔ حکومت نے بدھ کے روز جموں وکشمیر میں یومیہ اجرت والے محنت کشوں بشمول ہزاروں ڈیلی ویجروں وغیرہ کی عارضی ملازمتوں کو باقاعدہ بنانے سے متعلق مسائل کا جائزہ لینے کے لیے 6 رکنی کمیٹی تشکیل دی۔فاسٹ ٹریک بھرتی کے معاملے پر، وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اسامیوں کو مؤثر طریقے سے پُر کرنے کیلئے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔انہوں نے مزید کہا کہ جموں کشمیر حکومت نے اپنی بھرتی کے عمل کو تیز کیا ہے، پچھلے 2 سالوں میں 15000 سے زیادہ آسامیوں کو پُر کیا ہے۔ پچھلے 2 سالوں میں 13,466 نان گزیٹیڈ آسامیاں، جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ کو بھیجی گئی تھیں جن میں سے 9351 کا انتخاب مکمل ہو چکا ہے۔عمر عبداللہ نے کہا کہ اسی طرح، جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی 2390 گزیٹیڈ آسامیوں میں سے 2175 کا انتخاب کیا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ بھرتی کو مزید ہموار کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم نے 10,757 ملٹی ٹاسک سروس اسامیوں کی نشاندہی کی ہے جن کا فی الحال محکمہ خزانہ کے زیر جائزہ ہے۔ یہ آسامیاں جلد ہی ریکروٹنگ ایجنسیوں کو بھیج دی جائیں گی۔ مزید برآں، 6000 آسامیاں ریفرل کیلئے تیار ہیں اور جلد ہی بھرتی کے لیے بھیج دی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ بھرتی کے عمل کو تیز کرنے کے لیے، حکومت نے پے لیول 5 (29,200-92,300 روپے) تک کی تمام پوسٹوں کے لیے انٹرویوز کو ختم کر دیا تھا۔ 14 فروری 2025 کے ایک حالیہ حکم نامے میں جونیئر انجینئروں اور نائب تحصیلداروں سمیت لیول 6 کی آسامیوں کے لیے انٹرویو کی شرط کو ختم کر دیا گیا ہے۔اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ حکومت بھرتیوں میں شفافیت اور کارکردگی کو بڑھا رہی ہے، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ منصفانہ بھرتی کو یقینی بنانے کے لیے، بھرتی کے ضوابط پر نظر ثانی کی گئی اور 22 نومبر 2022 کو مطلع کیا گیا۔اب کمپیوٹر پر مبنی تحریری امتحانات منعقد کیے جائیں گے، اور جہاں بھی ممکن ہو سکے ایک سے زیادہ آسامیوں کے لیے ایک ہی امتحان لیا جائے گا۔جموں وکشمیر پبلک سروس کمیشن اور جموں وکشمیر سروسز سلیکشن بورڈ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ہدف پر مبنی نقطہ نظر اپنائیں اور ایک مقررہ وقت کے اندر بھرتی مکمل کریں۔عمر عبداللہ نے کہا کہ ہم اس سال کے آخر تک 1502 گزیٹیڈ اور 5751 نان گزیٹیڈ آسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جن میں 150 جونیئر انجینئر پوسٹیں بھی شامل ہیں جو حال ہی میں JKSSB کو بھیجی گئی ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم میں بھرتیوں کا عمل بھی جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ ہم اسسٹنٹ پروفیسروں، لائبریرین اور فزیکل ٹریننگ انسٹرکٹرز کے لیے 150 گزیٹیڈ آسامیوں پر کارروائی کر رہے ہیں۔ پہلے ہی ریفر کی گئی 840 اسامیوں میں سے 476 کو پُر کیا جا چکا ہے، اور باقی 364 کے لیے انتخاب کا عمل جاری ہے۔مزید برآں 116 نان گزیٹیڈ آسامیوں کو کلیئر فنانشل کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔وزیر اعلیٰ نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ حکومت کی توجہ بھرتیوں کو تیز کرنے، انصاف کو یقینی بنانے اور پورے جموں وکشمیر میں روزگار کے مواقع بڑھانے پر مرکوز ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات کی بھی تصدیق کی کہ حکومت کی توجہ بھرتیوں کو تیز کرنے، انصاف کو یقینی بنانے اور پورے جموں و کشمیر میں روزگار کے مواقع بڑھانے پر مرکوز ہے۔

103

عمر عبداللہ نے اس بات پر زور دیا کہ جے اینڈ کے پبلک سروس کمیشن اور جے کے ایس ایس بی کو بروقت بھرتی کیلئے فعال، ہدف پر مبنی نقطہ نظر اپنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے بھرتی کے تحت کلیدی خالی آسامیوں کے بارے میں تازہ ترین معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے کہا کہ 150 جونیئر انجینئر (سول) پوسٹوں کو جے کے ایس ایس بی کے پاس پُر کرنے کیلئے بھیج دیا گیا ہے۔ ایک بار جب انجینئرنگ گزنٹڈ اور ماتحت خدمات کیلئے کیڈر شیڈول کو حتمی شکل دے دی جائے تو بقیہ انجینئرنگ کی آسامیوں کا حوالہ بھی دیا جائے گا۔اعلیٰ تعلیم میں 150 گزنٹڈ خالی آسامیاں (اسسٹنٹ پروفیسرز /لائبریرین/پی ٹی آئی) ریفرل کیلئے عمل میں ہیں۔ بھرتی عمل کیلئے ریفر کی گئی 840 خالی آسامیوں میں سے 476 پُر ہو چکی ہیں اور 364 انتخاب کے آخری مراحل میں ہیں۔ ریفرل سے قبل اعلیٰ تعلیم کی نان گزنٹڈ 116 خالی آسامیوں کو محکمہ خزانہ کے پاس ارسال کیا گیا ہے۔صحت اور طبی تعلیم میں 56 گزٹیڈ اور 660 نان گزٹیڈ خالی آسامیوں کو انتخاب کیلئے بھیجا گیا ہے۔محکمہ تعلیم میں 27 مضامین میں 597 لیکچرر پوسٹوں کو نومبر 2024 اور جنوری 2025 کے درمیان جے کے پی ایس سی کے پاس بھیج دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تمام انتظامی محکموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے بھرتی ایجنسیوں کو ریفر کیا جائے۔ ڈیلی ویجرز کو باقاعدہ بنانے کے معاملے پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کا اعلان کیا ہے جس کی سربراہی چیف سیکرٹری کررہے ہیں۔ جو کہ کیجول، سیزنل اور دیگر ورکروں (سی ایس ایل ڈبلیوز) کی بقاعدگی کیلئے تمام قانونی اور مالیاتی امور کی جانچ پڑتال کرے گی۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کمیٹی باقاعدگی کیلئے ایک جامع پالیسی کی تجویز کرے گی انہوں نے مزید کہا کہ تمام انتظامی محکموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے بھرتی ایجنسیوں کو ریفر کیا جائے۔ ڈیلی ویجرز کو باقاعدہ بنانے کے معاملے پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کا اعلان کیا ہے جس کی سربراہی چیف سیکرٹری کررہے ہیں۔ جو کہ کیجول، سیزنل اور دیگر ورکروں (سی ایس ایل ڈبلیوز) کی بقاعدگی کیلئے تمام قانونی اور مالیاتی امور کی جانچ پڑتال کرے گی۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کمیٹی باقاعدگی کیلئے ایک جامع پالیسی کی تجویز کرے گی۔ جو کہ کیجول، سیزنل اور دیگر ورکروں (سی ایس ایل ڈبلیوز) کی بقاعدگی کیلئے تمام قانونی اور مالیاتی امور کی جانچ پڑتال کرے گی۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کمیٹی باقاعدگی کیلئے ایک جامع پالیسی کی تجویز کرے گی انہوں نے مزید کہا کہ تمام انتظامی محکموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے خالی آسامیوں کو پُر کرنے کیلئے بھرتی ایجنسیوں کو ریفر کیا جائے۔ ڈیلی ویجرز کو باقاعدہ بنانے کے معاملے پر وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت نے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کا اعلان کیا ہے جس کی سربراہی چیف سیکرٹری کررہے ہیں۔ جو کہ کیجول، سیزنل اور دیگر ورکروں (سی ایس ایل ڈبلیوز) کی بقاعدگی کیلئے تمام قانونی اور مالیاتی امور کی جانچ پڑتال کرے گی۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کمیٹی باقاعدگی کیلئے ایک جامع پالیسی کی تجویز کرے گی

104

طور پر چنائی حلقہ میں 56.977 مستفیدین کے ساتھ۔ انہوں نے اس بات کی توثیق کی کہ اضافی فیئر پرائس شاپس کا قیام موجودہ عوامی تقسیم کے فریم ورک کے مطابق ہوگا، موجودہ پالیسیوں کا ازسر نو جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ستیش شرما نے نوٹ کیا کہ جب سے منتخب حکومت نے چارج سنبھالا ہے، تقسیم کے نظام میں خلاء کی نشاندہی کرنے میں قانون سازوں کا کردار ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، انہوں نے واضح کیا کہ راشن کارڈوں کی تقسیم کو روک دیا گیا ہے تاکہ عوامی تقسیم کے نظام کے لیے مقرر کردہ اہداف کی تکمیل کو یقینی بنایا جاسکے۔ جب سے منتخب حکومت نے چارج سنبھالا ہے، تقسیم کے نظام میں خلاء کی نشاندہی کرنے میں قانون سازوں کا کردار ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تاہم، انہوں نے واضح کیا کہ راشن کارڈوں کی تقسیم کو روک دیا گیا ہے تاکہ عوامی تقسیم کے نظام کے لیے مقرر کردہ اہداف کی تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے، خاص طور پر AAY گھرانوں کے لیے، جو فی گھرانہ 35 کلو گرام اناج وصول کرتے ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ تازہ راشن کارڈ جاری کرنے سے لاجسٹک چیلنجز پیدا ہوں گے، بشمول اضافی اناج کی خریداری اور محکمہ پر مالی بوجھ میں اضافہ۔ اس کے باوجود، حکومت خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے خاندانی راشن کارڈ کے اندر رہ جانے والے اہل ارکان کو ایڈجسٹ کرنا جاری رکھے ہوئے ہے۔ مزید برآں، وزیر شرما نے اسمبلی کو مطلع کیا کہ 2011 اور 2016 کے درمیان پیدا ہونے والے بچوں کو ان کی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پہلے ہی ان کے متعلقہ گھریلو راشن کارڈ میں شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے اعداد وشمار کی بصیرت کا بھی اشتراک کیا، جس سے پتہ چلتا ہے کہ AAY زمرے کے تحت 8.72 لاکھ افراد، PHH زمرے کے تحت 58.10 لاکھ، اور NPHH زمرے کے تحت 31.70 لاکھ افراد کو جموں وکشمیر میں پی ایم راشن یوجنا کے تحت کور کیا گیا ہے۔ وزیر نے جموں وکشمیر کے تمام اہل گھرانوں کے لیے اناج تک مساوی رسائی کو برقرار رکھتے ہوئے عوامی تقسیم کے نیٹ ورک کو مضبوط بنانے کے حکومت کے عزم کو دہرایا۔

105

جی ایم سی اننت ناگ لے جایا گیا جہاں تمام زخمی مسافر مستحکم ہیں۔ زخمیوں کی شناخت وکرم کمار ولد دیو رام راجستھان کے رہنے عمر 39 سال، اوالا کرشنا چیتنیا، اوالا بالا ولد ناگیندر کرشنا مورتی کا بیٹا، آندھرا پردیش عمر 28 سال، آفتاب ولد محمد وسیم سرے اتر پردیش عمر 46 سال؛ شانبو، واکاتو کا بیٹا، ممبئی کا رہائشی، عمر 38 سال؛ کھوتا، مائی رام کا بیٹا، راجستھان عمر 38 سال ،رملال شمل کا بیٹا، ممبئی عمر 40 سال ،واایک کمار ولد ونود کمار ممبئی عمر 39 سال، انیل کمار ولد رے کمار کلوا، ممبئی عمر 34 سال اور راہول ولد رشپال راجستھان ہوئی۔

106

حزب اقتدار اور حزب اختلاف کچھ اراکین کے درمیان سخت لفظی تکرار ہوئی۔ ایوان میں افراتفری کے درمیان، اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ آج سہ پہر ساڑھے تین بجے ان کی سربراہی میں محکموں کی گرانٹس پر بحث کے جواب کے دوران اس مسئلے کو حل کریں گے۔

107

قاضی آباد لنگیٹ میں جزوی طور پر کام کرنے والے کرشر کے حوالے سے بتایا کہ 5 کنال زمین (سروے نمبر 33 من، 35 من) بلمیدان گاؤں، راسری پورہ، لاری گنیورہ تحصیل قاضی آباد میں بیچنگ پلانٹ، ڈسٹمین پلانٹ اور مین سٹور کے قیام کے لئے 30 ماہ کی عارضی مدت کے لئے مختص کی گئی ہے، تاکہ آر کے سی ٹی سی روڈ کی تعمیر کی ضروریات پوری کی جاسکیں جو کہ ایم او آر ٹی ایچ کے تحت ایک قومی اہمیت کا حامل منصوبہ ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے مزید بتایا کہ ضلع ترقیاتی کمشنر کپواڑہ نے آگاہ کیا ہے کہ اس معاملے میں حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے کیوں کہ مختلف دستاویزات ابھی زیر عمل ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سلون کرشر یونٹ کی تنصیب کے لئے محکمہ جیولوجی اینڈ مائننگ سے این او سی درکار نہیں ہے، جیسا کہ ایس او 60 آف 2021 بتاریخ 23 رفروری 2021 میں درج ہے۔ تاہم، لیز ایگریمنٹ، ماحولیاتی منظوری اور دیگر محکموں سے این او سی کا عمل جاری ہے اور سلون کرشرز کی فعالیت یا عدم فعالیت کا فیصلہ متعلقہ ضلعی انتظامیہ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔

108

نے پھر سے بجلی کی کٹوتی کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ وادی کے اکثر وبیشتر علاقوں میں برقی رو منقطع ہونے پر عوامی حلقوں نے شدید غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف سرکار دعویٰ کر رہی ہے کہ بجلی کی سپلائی کو یقینی بنانے کے سلسلے میں کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا جائے گا۔ عوامی حلقوں کے مطابق دن میں کئی بھی برقی رو دستیاب نہیں ہوتی ہے اور بجلی کی عدم دستیابی سے لوگوں کو مصائب ومشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ جبکہ سحری اور افطاری کے اوقات بھی بجلی غائب رہتی رہنے سے لوگوں کو اندھیرے میں ہی کھانا کھانا پڑتا ہے۔ بیشتر علاقوں میں خراب ہوئے ٹرانسفارمروں کو دوبارہ اپنی جگہوں پر نصب کرنے کیلئے محکمہ پی ڈی ڈی کے اہلکار لیت ولعل کا مظاہرہ کررہے ہیں اور لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ یا تو محکمہ پی ڈی ڈی کے لائن مینوں کے جیب گرم کریں یا پھر بجلی کی عدم دستیابی پر سڑکوں پر آکر احتجاجی مظاہرے کریں۔ عوامی حلقوں نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ محکمہ پی ڈی ڈی کی جانب سے وادی کے اطراف واکناف میں ہائی ٹینشن لائنوں اور بوسیدہ بجلی کے کھمبوں کو تبدیل کرنے کیلئے کوئی کاروائی ابھی تک عمل میں نہیں لائی گئی ہے جس کی وجہ سے کئی علاقوں میں انسانی جانیں ضائع ہونے کے امکانات کافی بڑھ گئے ہیں ادھر بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے کئی علاقوں میں پینے کا پانی بھی لوگوں کو دستیاب نہیں ہو پا رہا ہے اور جل شکتی محکمہ بھی لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے میں بری طرح سے ناکام ثابت ہو چکا ہے۔ اور لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ یا تو محکمہ پی ڈی ڈی کے لائن مینوں کے جیب گرم کریں یا پھر بجلی کی عدم دستیابی پر سڑکوں پر آکر احتجاجی مظاہرے کریں۔ عوامی حلقوں نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کیا ہے کہ محکمہ پی ڈی ڈی کی جانب سے وادی کے اطراف واکناف میں ہائی ٹینشن لائنوں اور بوسیدہ بجلی کے کھمبوں کو تبدیل کرنے کیلئے کوئی کاروائی ابھی تک عمل میں نہیں لائی گئی ہے جس کی وجہ سے کئی علاقوں میں انسانی جانیں ضائع ہونے کے امکانات کافی بڑھ گئے ہیں ادھر بجلی کی عدم دستیابی کی وجہ سے کئی علاقوں میں پینے کا پانی بھی لوگوں کو دستیاب نہیں ہو پا رہا ہے اور جل شکتی محکمہ بھی لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے میں بری طرح سے ناکام ثابت ہو چکا ہے۔

109

سے پہلے فورسز نے چند انتباہی راؤنڈ فائر کئے۔ جس کے بعد سرحد پار آنے والے درانداز کو گرفتار کرلیا گیا اور اس کی قادر بخش کے نام سے ہوئی ہے، جو غفور آباد، تحصیل چنیوٹ، پاکستان کا رہائشی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار کئے گئے درانداز سے پوچھ تاچھ جاری ہے۔

110

حاصل کرنے کے بعد NDPS PIT ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے بعد میں اسے سنٹرل جیل کوٹ بھلوال، جموں میں منتقل کیا گیا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ملزم منشیات فروشی میں سرگرم عمل تھا، بنیادی طور پر نوجوانوں کو نشانہ بناتا تھا اور خطے میں منشیات کی لعنت کو پھیلانے میں کردار ادا کرتا تھا۔ منشیات سے متعلق سرگرمیوں میں اس کے مسلسل ملوث ہونے کے پیش نظر، بار بارکی وارننگ اور قانونی کارروائیوں کے باوجود، اس کی غیر قانونی تجارت کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے گئے۔ جموں وکشمیر پولیس منشیات کی لعنت کو ختم کرنے اور ایک محفوظ اور منشیات سے پاک معاشرے کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے۔ اس لڑائی میں عوام کا تعاون ضروری ہے، اور ہم شہریوں سے اپیل کرتے ہیں کہ منشیات سے متعلق کسی بھی مشکوک سرگرمی کی اطلاع قریبی پولیس اسٹیشن کو دیں۔

111

ہوئی۔ عینی شاہدین کے مطابق فقیر محمد خان نے تلسی باغ سرینگر میں اپنی سرکاری رہائش گاہ پر خود کو گولی ماردی جس کے نتیجے میں وہ موت کی آغوش میں چلا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس انتہائی اقدام کے پیچھے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے جبکہ معاملے کی تحقیقات شروع کردی گئی ہے۔ ادھر پولیس نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملے میں تحقیقات بڑے پیمانے پر شروع کردی گئی ہے۔ ادھر پولیس نے واقعہ کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملے میں تحقیقات بڑے پیمانے پر شروع کردی گئی ہے۔ اسی دوران جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی کے جاری بجٹ اجلاس میں بھی فقیر محمد خان کی موت پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے دو منٹ کی خاموشی اختیار کرلی گئی۔ خیال رہے کہ فقیر خان نے 2024 کے اسمبلی انتخابات میں گریز حلقہ سے ناکام مقابلہ کیا تھا۔ انہیں نیشنل کانفرنس کے رہنما اور سابق وزیر نذیر احمد خان نے شکست دی تھی۔ ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سابق رکن اسمبلی فقیر محمد خان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں لکھا ''وہ ایک حقیقی گراس روٹ لیڈر تھے۔ ان کے اہل خانہ سے میری دلی تعزیت۔ اس کی روح کو سکون ملے۔ ایوان نے ان کے اعزاز میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی۔ ابھی کہا کہ انہیں یہ انتہائی دکھ کی خبر سن کر افسوس ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دلی تعزیت ان کے خاندان کے ساتھ ہے۔ انہیں نیشنل کانفرنس کے رہنما اور سابق وزیر نذیر احمد خان نے شکست دی تھی۔ ادھر وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے سابق رکن اسمبلی فقیر محمد خان کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ انہوں نے ایک پوسٹ میں لکھا ''وہ ایک حقیقی گراس روٹ لیڈر تھے۔ ان کے اہل خانہ سے میری دلی تعزیت۔ اس کی روح کو سکون ملے۔ ایوان نے ان کے اعزاز میں دو منٹ کی خاموشی اختیار کی۔ اسی دوران اسمبلی میں لیڈر آف اپوزیشن سنیل شرما نے بھی کہا کہ انہیں یہ انتہائی دکھ کی خبر سن کر افسوس ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دلی تعزیت ان کے خاندان کے ساتھ ہے۔ سی دوران اسمبلی میں لیڈر آف اپوزیشن سنیل شرما نے بھی کہا کہ انہیں یہ انتہائی دکھ کی خبر سن کر افسوس ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دلی تعزیت ان کے خاندان کے ساتھ ہے۔

112

بھی منعقد کیے جاتے ہیں، جس سے نجی شعبے کی ملازمت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

چارٹرڈ فلائٹس کا معاملہ: اسمبلی میں حکمراں نیشنل کانفرنس وکانگریس اور بی جے پی کے درمیان گرم گفتاری

سرینگر// 20 مارچ // سی این آئی // چارٹرڈ فلائٹس کے معاملے پر اسمبلی میں حکمران نیشنل کانفرنس وکانگریس اور اپوزیشن بی جے پی کے درمیان گرم گفتاری کے بیچ لفظی جنگ ہوئی۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر قانون ساز اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران اس وقت گرم گفتاری ہوئی۔ ایوان میں ممبر اسمبلی شوپیان شبیر کلے نے چارٹرڈ پروازوں پر عوامی فنڈس کے مبینہ غلط استعمال پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے معاملے کی تحقیقات کیلئے ہاؤس کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ کیا۔ اپنے کٹ موشن کے جواب میں حکومت نے دعویٰ کیا ہے کہ چارٹرڈ پروازوں پر 14 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ نیشنل کانفرنس کانگریس ممبر اسمبلی نے جانچ کے مطالبے کی حمایت کی جبکہ بی جے پی قانون سازوں نے الزام لگایا کہ وہ الزامات کی تحقیقات کرنے کے بجائے گیلریوں میں کھیل رہے ہیں۔ اس سے دونوں فریقین کے درمیان دلائل کا گرما گرم تبادلہ ہوا، جو 10 منٹ تک جاری رہا۔ افراتفری کے درمیان، اسپیکر عبدالرحیم راتھر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعلیٰ بعد دوپہر ان کی سربراہی میں محکموں کی گرانٹس پر بحث

ناردن ریلوے

ای- ٹنڈر نوٹس

ٹنڈر نوٹس لیٹر نمبر: 331-2024-25-DEN-TRACK-FZR مورخہ : 19.03.2025

ڈویژنل انجینئر- ٹریک ، فیروزپور کے ذریعے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل ای- ٹنڈرز ,آخری تاریخ 10.04.2025 وقت 15:00 بجے تک www.ireps.gov.in پر طلب کی جاتی ہے ۔ ٹنڈر دھندہ اپنے اصل / ترمیمی ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ ووقت تک جمع کر سکتے ہیں ۔ مینوئل ٹنڈر درست نہیں ہے اور ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار ٹنڈر فارم کی بیعانہ رقم کی جگہ '' ٹنڈر سیکورٹی اطلاع لیٹر'' مقررہ فارمیٹ میں ٹنڈر کے ساتھ ای- پورٹل پر منسلک کریں گا۔

ٹنڈر قسم	ٹنڈر محکمہ	بولی سسٹم
اوپن	کام	ایکل بولی سسٹم
ٹنڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع ہونے کی تاریخ	بولی ختم ہونے کی تاریخ ووقت
18.03.2025	27.03.2025	10.04.2025 & 15:00 بجے

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر	ٹنڈر کی تفصیل			
1	331-2024-25-DEN-Track-FZR	فیروزپور ڈویژن پر ایف آر ایم کے ذریعے چھوڑے گئے شولڈر بیلسٹ کی اسکریننگ سے متعلق قبل اور بعد کے کام پر دھیان دینے کا کام۔			
		اشتہار کی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	آفر کی مدت	تکمیل میعاد
		1,50,63,036.72/-	2,25,300.00/-	60 دن	12 ماہ
		کام کی جنرل نومیت - '' سی ٹی ار / ٹی ار ار / ٹی ایف ار / ٹی ٹی ار جس میں ٹریک کو اوپر اٹھانا , ڈیپ اسکریننگ , ٹریک کو ڈسٹریس کرنا, ٹری رکم رکھاؤ مشین جیسے ٹیمپنگ مشین / بیلاسٹ اسکریننگ / ریگولیٹنگ مشین / بیلاسٹ اسکریننگ / ریگولیٹنگ مشین اور ٹی ٹی آر کے لئے قبل اور بعد کے کام شامل ہیں۔''			

نوٹ 1. ٹنڈر ڈالنے سے پہلے ٹنڈر دھندہ ٹنڈر سے متعلق جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کریں گے۔
2. ہندی میں کسی بھی تضاد کیلئے انگریزی ورژن کو دیکھیں اور انگریزی ورژن ہی صحیح ہوگا۔

860/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ناردن ریلوے

ای - نیلامی نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل کمرشیل منیجر / مال بھاڑہ، ناردن ریلوے، فیروزپور کے ذریعے نیچے دیے گئے کام کے لئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دھندگان سے فیروزپور ڈویژن میں ای- نیلامی طلب کی جاتی ہیں:

نیلامی نوٹس نمبر	نیلامی شروع ہونے کی تاریخ ووقت	کام کا نام
EAFZR-SLR25-46	07/04/25 کو 11:00 Hrs.	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ): 22552/F1, 22446/F1, 12470/F1, 12752/F1, 12498/F1, 22430/F1, 14612/F1, 12266/F1, 19028/F1 & 12238/R1.
EAFZR-SLR25-47	08/04/25 کو 11:00 Hrs.	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ): 15098/F1, 12422/F1, 11450/F1, 15532/F1, 16318/F1, 12478/F1, 14632/F1, 14632/R1, 12446/F1 & 12476/F1.

872/2025 مفصل معلومات اور رجسٹریشن کے لئے .برائے کرم ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

PUBLIC NOTICE

It is informed to general public that I want to apply for birth Certificate for my childrens .Details are mentioned below

Raja Shahriyar Aatif khan DOB 02-04-2017
Raja Ifham Aatif khan DOB 17-05-2021
Raja Fawad Aatif Khan DOB 04-09-2014

In this regard if anybody his any objection, he she my file his/her objection in the office of Block development officer sogam lolab within 7 days from the date publication of this notice .After that no objection will be entertained.

Khan Aatif Abdullah
R/o Tekipora

اتر ریلوے

ای نیلامی نوٹس

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر / مال بھاڑہ، اتر ریلوے، فیروزپور کے ذریعہ نیچے دیے گئے کام کیلئے اہل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروز پور ڈویژن میں ای نیلامی میں مدعو کیا جاتا ہے:

نیلامی نوٹس نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR25-45	04.04.2025 کو 11.00 بجے	گاڑیوں میں پارسل اسپیس کو لیز پر دینے کا ٹھیکہ (ٹرین نمبر / ایس ایل آر کمپارٹمنٹ) 22462/F1,12460/F1,12014/F1 ,14036/R1,12238/F2,14036/F1,19804/F1, ,14036/F2,12030/F1 & 16788/F1

تفصیلی جانکاری اور رجسٹریشن کیلئے برائے مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

869/2025

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Govt. of Jammu & Kashmir
Govt. Unani Medical College & Associated Hospital Nawabagh, Ganderbal Kashmir

Subject:- Engagement of staff under SO 364 of 2020 dated 17.1.1.2020-Syllabus therefor.

OFFICE ORDER NO:- 54 -GUMC OF 2025

DATED:- 19 -03-2025

WHHEREAS , following posts were advertised by the Govt. Unnai Medical Colige cum Hospital, Nawabagh, Ganderbal, Kashmir, vide Notification No. 01 of 2022 dated 02.08.2022 and Notification No. 01 of 2024 dated 01.07.2024, for selection of suitable candidates, in terms of SO 364 of 2020 dated 27.11.2020:-

S.No	Department	Name of the post	Number of the post (s)	Category
01	Operation Theater	Operation Theater Assistant	01	OM
02	X Ray Unit	X Ray Technician	01	OM
03	ECG Section	ECG Technician	01	OM
01	Associated Hospital	Junior Staff Nurse Dresser Dark Room Attendant	02 01 01	OM=01 SC=01 OM=01 OM=01
02	Operation Theater	Dresser	01	OM=01
03	Technical Staff	Dental Assistant	01	OM=01
04	Clinical Laboratory	Lab. Technician	02	OM=01 SC=01
TOTAL				11

AND WHREAS, vide SO 180, dated 281h May, 2020, issued by the General Administration Department, vide endorsement No. GAD(ADMN)160/2015-I dated 28.05.2020, it has been inculcated that there shall be no oral test for the posts upto and including pay level 5 (Rs. 29200-92300) and the selection for all such posts shall be made on the basis of written test only with further stipulation that trade test/skill test wherever prescribed shall continue to be held as per the relevant recruitment rules; .

AND WHREAS, the above advertised posts other than the post of Dark Room Attendant fall within the pay level 4(Rs. 25500-81100) and the post of Dark Room Attendant fall within the pay level SL-2 (15900-50400) ;

AND WHEREAS, from the interpretation of above rule position, all the above posts are to be filled up by way of written test, to be conducted by the designated committee, as prescribed in Rule 6 of the SO 364 of 2020 dated 27.11.2020;

AND WHEREAS, In order to appear in the written test by the eligible candidates, the syllabus for such posts is mandatory to be notified, so that candidates will prepare for the exams as per the notified syllabus.

Now therefore, taking on board the provisions of SO 180 dated 28.05.2020, the syllabus for the above referred posts is hereby notified, available at the Official Website of Govt. Unani Medical College cum Hospital, Nawabagh, Ganderbal, Kashmir (www.stimck.org.in).

All the candidates are accordingly, informed to down load the requisite syllabus from the official website of this college

No:-GUMC/Admn/02/2025 DATED:-15 -03-2025

Sd/-(Mohmmad Abdullah)
Administrative Officer,

DIPK No: 13256/24

وزن کم کرنے والوں کیلیے مددگار ’سپر بریڈ‘

لندن: ڈائٹ کرنے والے افراد زیادہ کاربوہائیڈریٹس ہونے کی وجہ سے بریڈ کھانے سے اجتناب کرتے ہیں لیکن سائنس دانوں نے ایک ایسی بریڈ بنانے کا دعویٰ کیا ہے جو لوگوں کو بھرے پیٹ کا احساس دلا کر ان کا وزن کم کر سکے گی۔ سائنس دانوں نے چنے سے ایک ایسا آٹا بنایا جس کو بریڈ کی صورت میں کھا کر لوگ عام بریڈ کی نسبت زیادہ مطمئن تھے۔ سائنس دانوں کا ماننا ہے کہ ڈائٹ کرنے والے افراد گندم کے آٹے کو چنے کے آٹے سے بدل کر زیادہ کھانے کے عمل کو محدود کر سکتے ہیں جس کے نتیجے میں یقینی طور پر موٹاپا کم ہوگا۔ تاہم، ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ صرف آٹے کی تبدیلی کافی نہیں، بہتر صحت کیلیے فعال رہنا اور صحت مند غذا انتہائی ضروری ہوتی ہے۔ ناروچ میں قائم ایک تحقیقی سینٹر کواڈرم انسٹیٹیوٹ اور کنگز کالج لندن کے محققین نے گندم کے آٹے کے بجائے خلیاتی چنے کے آٹے سے بریڈ بنایا۔ یہ تحقیق اپنی نوعیت کی پہلی تحقیق ہے جس میں اس نئے جزو کا معائنہ کیا گیا۔ روایتی انداز سے پیسے جانے والے چنے، دالیں اور پھلیوں کے آٹے میں صحت کے ضروری فائبر کے سانچے ٹوٹ جاتے ہیں۔ لیکن اس تحقیق میں استعمال کیا گیا چنے کا آٹا ایک نئے طریقے سے پیسا گیا جس سے اس کے فائبر اسٹرکچر محفوظ رہے۔ سائنس دانوں کے مطابق یہ طریقہ کار آٹے پر مشتمل اضافی صحت والی غذاؤں کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے۔ مطالعے میں سائنس دانوں نے **18** سے **45** سال کے درمیان **20** افراد کو تین قسم کے بریڈ رول کھلائے۔ ایک بریڈ رول گندم کے سفید آٹے سے بنایا گیا جبکہ دوسری اور تیسری قسم میں چنے کے آٹے کی مقدار بالترتیب **30** اور **60** فی صد رکھی گئی۔ امیریکن جرنل آف کلینکل نیوٹریشن میں شائع ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی کہ جنہوں نے خصوصی چنے کے آٹے سے بنی بریڈ کھائی تھی ان کے خون میں اطمینان کے ہارمونز کی مقدار واضح طور پر زیادہ تھی۔ سائنس دانوں کے مطابق یہ ہارمون پیٹ سے دماغ کو سگنل بھیجتے ہیں جس سے لوگ بھرا پیٹ محسوس کرتے ہیں، جس کا مطلب ہے کہ تحقیق میں چنے کے آٹے سے بنے بریڈ کھا کر شرکاء نے کم بھوک محسوس کی۔

133 نوری سال دور ستارے کے گرد رقص کرتے سیاروں کی ویڈیو جاری

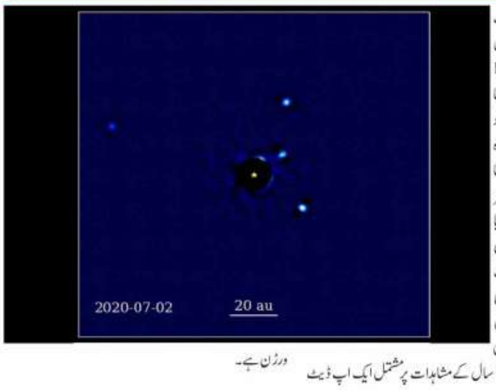

ہے جو اپنے مرکزی ستارے کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ سائنس دانوں نے ویڈیو بنانے کے لیے **12** سال سے زائد کا عرصے تک مشاہدے اکٹھے کیے ہیں۔ نارتھ ویسٹرن یونیورسٹی کے آسٹروفزسسٹ جیسن وینگ نے ایک بیان میں کہا کہ اس نئی ویڈیو کو جاری کرنے کا مقصد بڑے بڑے ایگزوپلینٹس (نظام شمسی سے باہر موجود سیارے) کے طویل مداروں کو وسیع پیمانے پر قابلِ فہم بنانا ہے۔ جیسن وینگ کا کہنا تھا کہ اس ویڈیو میں سیاروں کو انسان کے وقت کے مطابق حرکت کرتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ حقیقت میں اس ستارے **HR8799** کے قریب ترین سیارے کو ایک چکر مکمل کرنے میں **45** سال کا عرصہ لگتا ہے جبکہ سب سے دور موجود سیارہ ایک چکر **500** سال میں مکمل کرتا ہے۔ **HR8799** ہمارے سورج کی نسبت **1.5** گنا بڑا ہے اور زمین سے اندازاً **133** نوری سال کے فاصلے پر پیگاسس جھرمٹ میں موجود ہے۔ یہ ستارہ اگرچہ ہمارے سورج سے معمولی سا بڑا ہے لیکن اس سے اندازاً پانچ گنا زیادہ روشن ہے۔ جبکہ **4.5** ارب سال پُرانے سورج کے مقابلے میں اس ستارے کی عمر صرف **30** کروڑ سال ہے۔ **HR8799** وہ پہلا ستاروی نظام تھا جس کے سیاروں کو سائنس دانوں نے براہ راست عکس بند کیا گیا تھا اور اس کا اعلان نومبر **2008** میں کیا گیا تھا۔ جیسن وینگ اور ان کے ساتھیوں نے سات سالوں کے مشاہدوں کی مدد سے ایک ٹائم لیپس ویڈیو بنائی۔ نئی جاری ہونے والی ویڈیو **12** سال کے مشاہدات پر مشتمل ایک اپ ڈیٹ ورژن ہے۔

مونگ پھلی سے الرجی رکھنے والے افراد کے لیے دوا میں پیش رفت

انڈیاناپولس: سائنس دانوں نے ایک ایسی دوا کی جانب پیش قدمی کی ہے جو مونگ پھلی کھانے کے سبب ہونے والے شدید ردِعمل سے بچائے گی۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ مرکب فی الحال تجربہ گاہ میں چوہوں پر آزمایا گیا ہے اور مستقبل قریب میں یہ دوا لوگوں کے لیے دستیاب نہیں ہوگی۔ لیکن ابتدائی تجربوں میں محققین کو معلوم ہوا ہے کہ اس دوا نے تجربہ گاہ کے چوہوں کو مونگ پھلی کے نتیجے میں ہونے والے شدید ردِعمل سے دو ہفتوں سے زائد عرصے تک بچا کر رکھا۔ تاہم، ماہرین یہ بات جانتے ہیں کہ جانوروں سے حاصل ہونے والی معلومات کا اطلاق ہمیشہ انسانوں پر نہیں ہوتا۔ انڈیانا یونیورسٹی اسکول آف میڈیسن کے مائیکروبائیولوجی ڈیپارٹمنٹ کے چیئر مارک کیپلان کے مطابق محققین کا مقصد ایک خود سے لیا جانے والا انجیکشن بنانا ہے جس کو مونگ پھلی سے الرجی رکھنے والے افراد ہر دو ہفتوں یا مہینے میں ایک بار لگا سکیں۔ یہ دوا مسئلے کا حل نہیں ہوگی لیکن یہ الرجی رکھنے والے افراد کو ایک اضافی حفاظتی تہہ فراہم کرے گی۔

تین بچوں میں پہلی مرتبہ ایک نئی دماغی بیماری کا انکشاف

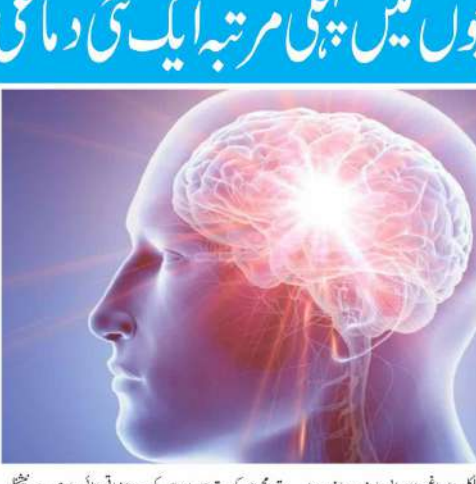

لندن: تین بچوں میں ایک بالکل نیا دماغی و اعصابی عارضہ دریافت ہوا جس میں بچے ہاتھوں اور جسمانی اعضا کو حرکت دینے اور بولنے میں دقت محسوس کرتے ہیں اور اس کی وجہ جینیاتی بتائی جا رہی ہے۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹس آف ہیلتھ اور نیشنل ہیومن جینوم ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (این ایچ جی آر آئی) کے غیر تشخیصی امراض کے پروگرام کے تحت ان تینوں بچوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ جین میں گڑبڑ کی وجہ سے دماغی خلیات ایک اہم صلاحیت ’آٹوفیجی‘ کو کھو دیتے ہیں جس سے خلوی بازیافت (ری سائیکلنگ) رک جاتی ہے۔ اس عمل کو سمجھ کر ہم الزائیمر اور دیگر امراض کو بھی گہرائی میں جان سکیں گے۔ پہلے بچے میں تین سال بعد ابتدائی علامات سامنے آئیں جس میں وہ نگاہ جمانے میں دقت کا سامنا کر رہا تھا۔ پھر اس میں تشنج جیسے دورے پڑنے لگے، اور بولنے میں مشکل پیش آنے لگی۔ ساڑھے نو برس کی عمل میں اسے توجہ ہٹانے والی بیماری اے ڈی ایچ ڈی لاحق ہوگئی۔ وہ غصیلا ہوگیا اور اکتسابی کیفیت بھی کم ہونے لگی۔ دیگر دو بچوں میں سگی بہنیں شامل ہیں۔ ان میں سے ایک کے ہاتھوں کی حرکات میں نقص ہیں اور دوسری بہن کو بولنے اور سیکھنے سمجھنے میں مشکل کا سامنا ہے۔ ان تینوں میں مشترکہ طور پر ’اے ٹی جی فور ڈی‘ جین متاثر تھا۔ کتوں پر تحقیق میں اس جین کی خرابی اور موٹر نیوران نقائص پہلے ہی سامنے آ چکے تھے لیکن اب انسانوں میں پہلی بار یہ کیفیت انسانوں میں دیکھی گئی ہے۔ ماہرین کی ٹیم اس پر مزید تحقیق کر رہی ہے جس کے بعد مزید کئی امراض کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

لیبارٹری میں بنے پیاز، انڈے اور چکن

ایک نئی ٹکنالوجی کا انقلاب انسان کی زندگی آرام دہ اور آسان بنا سکتا ہے... حیرت انگیز انکشافات

تصور کیجیے کہ آپ **2060**ء میں زندہ ہیں۔ چھٹی کا دن ہے۔ ناشتے سے فارغ ہو کر بازار پہنچے، گوشت، دودھ، انڈے، سبزیاں اور پھل خریدے اور شاداں و فرحاں گھر چلے آئے۔

اس سارے عمل میں بظاہر کوئی غیر معمولی بات نہیں سوائے ایک امر کے... یہ کہ کھانے پینے کی درج بالا ساری اشیا وسیع و عریض لیبارٹری نما کارخانوں میں تیار ہوئی ہیں۔ گوشت پانے کی خاطر کوئی جانور نہیں مارا گیا۔ دودھ گائے بھینس نے نہیں دیا۔ انڈے دینے مرغیاں نہیں پالی گئیں۔ اور سبزی و پھل کھیت یا باغ سے حاصل نہیں ہوئے... یہ ساری اشیائے خورونوش ایک نئی ٹکنالوجی سے ظہور پذیر ہوئیں جسے ”خلوی زراعت“ (**Cellular Agriculture**) کا نام دیا جا چکا۔

پیداوار میں کمی

یہ کوئی سائنس فکشن نہیں بلکہ اگلے چالیس پچاس برس کے اندر اندر انسان اس قابل ہو سکتا ہے کہ تقریباً ہر غذا لیبارٹری نما فیکٹری میں تیار کر سکے۔ ظاہر ہے، یہ ایک بہت بڑا اور حیرت انگیز انقلاب ہوگا کیونکہ اس کی بدولت ہر انسان کو مطلوبہ غذا سستی اور وافر مل سکے گی۔

ابھی تو خوراک اور ایندھن کی بڑھتی قیمتوں نے پاکستان سمیت دنیا کے ہر ملک میں بستے اربوں انسانوں کو پریشان و ڈپریشن زدہ کر رکھا ہے۔ غذائیں مہنگی ہونے کی بڑی وجہ پیداوار میں کمی جبکہ طلب میں اضافہ ہے۔

کرہ ارض پہ ہر سال آٹھ کروڑ سے زائد انسان جنم لیتے ہیں۔ گویا محض ایک برس میں جرمنی جتنی آبادی والا ایک نیا ملک وجود میں آ جاتا ہے۔ ظاہر ہے، ان آٹھ کروڑ انسانوں کو بنیادی ضروریات زندگی مثلاً خوراک، لباس، رہائش، تعلیم وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

مسئلہ یہ ہے، مختلف وجوہ کی بنا پر زراعت، مویشی پروری، باغبانی اور اشیائے خورونوش کے دیگر شعبے انسانوں کی غذائی طلب پوری نہیں کر پا رہے۔ مثال کے طور پر مویشی پالنے والے چارے اور پانی کی کمی کا شکار رہتے ہیں۔

نت نئی بیماریاں بھی مویشیوں پہ حملہ آور رہتی ہیں۔ کسان اور باغبان بیج و کھاد مہنگا ہونے اور پانی کی قلت سے پریشان رہتے ہیں۔ ان کے لیے فصل اگانا اب کافی مہنگا فعل بن چکا۔ پھر قدرتی آفات مثلاً سیلاب، طوفانی بارشیں، قحط، ٹڈی دل، شدید گرمی اور سردی بھی فصلوں و باغات کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

آب و ہوائی اور موسمیاتی تبدیلیوں نے بوائی کا نظام درہم برہم کر ڈالا ہے۔ غرض بین الاقوامی سطح پر زراعت، گلہ بانی اور باغبانی کا نظام شکست و ریخت کا شکار ہے۔ درج بالا خرابیوں کے سبب غذاؤں کی پیداوار کم ہو چکی۔ اسی عمل نے خوراک مہنگی کر دی اور بھوک نے جگہ جگہ ڈیرے ڈال دیے۔

بھوک کا عفریت

بھوک کا سب سے اہم منفی پہلو یہ ہے کہ وہ انسان میں نیکی و بدی کی تمیز ختم کر دیتا ہے۔ کچھ عرصہ قبل کراچی کی ایک وڈیو دیکھی۔ اس میں ایک کچی آبادی کا قصائی کھلے عام گدھے اور گھوڑے کا گوشت بیچ رہا تھا۔

وڈیو بنانے والے نے اسے ٹوکا تو قصائی بولا ”بھائی میاں، انسان جب بھوکا ہو اور اسے کھانے کو کچھ نہ ملے تو وہ کتے بلیاں کھا جاتا ہے، میں تو پھر گھوڑے گدھے کا گوشت بیچتا ہوں۔ بھوک بڑی ظالم چیز ہے۔“

انسان کی تاریخ میں پہلے ریکارڈ شدہ انقلاب نے بھی بھوک ہی سے جنم لیا۔ قصہ یہ ہے کہ ساڑھے پانچ ہزار سال قبل موجودہ عراق میں لاگاش نامی شہر واقع تھا۔ وہاں ایک کرپٹ اور لالچی بادشاہ، لوگالاندا (**Lugalanda**) برسر اقتدار آ گیا۔ اس نے کسانوں پر بھاری ٹیکس لگا دیے اور ان سے زمینیں چھین لیں۔ بہت سے کسان ملک چھوڑ کر بھاگ گئے۔

اس لیے ریاست میں غذاؤں کی پیداوار بہت گھٹ گئی اور خوراک کا بحران پیدا ہو گیا۔ ایک سال بعد ہی لاگاش کے باشندے بھوکے مرنے لگے۔ غذائیں ریاست میں نایاب اور بہت مہنگی تھیں۔ تب عوام سے ایک سماجی رہنما، اوروکا جینا (**Urukagina**) نامی کا ظہور ہوا۔

اس نے لوگوں کو ابھارا کہ لوگالاندا ظالم و جابر حکمران ہے۔ لہٰذا اس کی حکومت ختم کر دینی چاہیے تاکہ کسانوں پہ لگے ٹیکس ہٹ جائیں۔ اسی طرح غذاؤں کی پیداوار میں اضافہ ہو سکتا تھا۔

عوام اوروکا جینا کے ساتھ ہو گئے۔ اس نے ان کی مدد سے لوگالاندا کے محل پہ دھاوا بول دیا۔ شاہی محافظ بھی بادشاہ سے بہت تنگ تھے۔ انھوں نے بھی خاص مزاحمت نہ کی۔ حملے میں لوگالاندا مارا گیا۔ انقلابیوں نے اوروکا جینا کو نیا بادشاہ بنا دیا۔

وہ دنیا کا پہلا حکمران ہے جس نے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے نئے قوانین بنائے اور بہت سے عملی اقدامات کیے۔ وجہ یہی کہ وہ عوام سے تعلق رکھنے کے باعث ان کے مسائل و تکالیف سے آگاہ تھے۔ اس باعث اوروکا جینا کی سعی رہی کہ عوامی مسائل حل کیے جائیں۔ اس کا دعویٰ تھا کہ رب کائنات نے بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے اسے نازل فرمایا۔

نت نئے تجربات

پچھلے دو برس میں عالمی سطح پر غذائیں بہت مہنگی ہو چکیں۔ خوراک کی کمی سے کروڑوں انسان بھوکے مرنے لگے ہیں۔ اس زبردست بحران کی وجہ سے سائنس داں اور ٹکنالوجسٹ خلوی زراعت کو ترقی دینے کے لیے نت نئے تجربات کرنے لگے ہیں۔

مقصد یہی کہ لیبارٹریوں میں وسیع پیمانے پر غذائیں بنانے کے عمل وضع ہو سکیں۔ لیبارٹری میں ”بائیوری ایکٹر“ (**Bioreactor**) نامی مشین میں غذا تیار کی جاتی ہے۔ ابھی بائیوری ایکٹر سائز میں چھوٹے ہیں۔ مگر مستقبل میں دیوہیکل بائیوری ایکٹر بنا کر وسیع مقدار میں خوراک بنانا ممکن ہوگا۔ یوں سستی اور وافر غذائیں تیار کرنا آسان عمل بن جائے گا۔

خلوی زراعت کوئی راکٹ سائنس نہیں بلکہ اس کا بنیادی عمل سادہ ہے۔ اس کے ذریعے انسان دوست نامیات... خلیوں، جراثیم، پھپھوندی، خمیر وغیرہ کی مدد سے مطلوبہ غذائیں تیار کی جاتی ہیں۔

یاد رہے، دنیا کی ہر زندہ شے خلیوں کا مجموعہ ہے۔ چھوٹے اجسام کم اور بڑے زیادہ خلیے رکھتے ہیں۔ ان خلیوں کی کئی اقسام ہیں۔ قدرتی ماحول میں جب زندہ کے بچے کو غذائیت (پروٹین، کاربوہائڈریٹ، چکنائی، معدنیات اور وٹامن) ملے تو اس کے خلیے پلتے بڑھتے ہیں۔ یوں ایک نوزائیدہ بچہ جوان ہو جاتا ہے۔ خلوی زراعت میں یہی عمل لیبارٹری میں انجام پاتا ہے۔

”بنیادی خلیے“

خلیوں، جراثیم، پھپھوندی اور خمیر کی مدد سے فی الوقت لیبارٹری میں گوشت، دودھ، انڈے اور پنیر بن رہے ہیں۔

نظریاتی طور پہ خلوی زراعت کے ذریعے ہر کھانے کی شے مثلاً گندم، چاول، آلو، پیاز، آم، امرود، سیب وغیرہ تیار کرنا ممکن ہے۔ گوشت بنانے کا طریق کار یہ ہے کہ ماہرین سب سے پہلے گائے، بکرے یا مرغی سے ”بنیادی خلیے“ (**Stem cells**) حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ خلیے ہیں جن کی مدد سے خلیوں کی کوئی بھی قسم بن سکتی ہے۔

گائے یا بکرے سے ملے بنیادی خلیے پھر بائیوری ایکٹر میں رکھے جاتے ہیں۔ بائیوری ایکٹر کی خوبی یہ ہے کہ خلیوں کو پلنے بڑھنے کی خاطر بالکل قدرتی ماحول دیتا ہے۔ ان خلیوں کو پھر تمام مطلوبہ غذائی اشیا (کاربوہائڈریٹ، پروٹین، چکنائی، معدنیات، وٹامن) مطلوبہ مقدار میں مہیا کی جاتی ہیں۔ اس طرح مقررہ مدت میں بنیادی خلیے پل بڑھ کر گوشت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

2013ء میں بنیادی خلیوں کی مدد سے پہلا سرخ گوشت ہالینڈ کے ماہر ٹشو انجینئرنگ، مارک پوسٹ نے تیار کیا تھا۔ اس کا کباب بنا کر برگر میں کھایا گیا۔

بعد ازاں سرخ گوشت لیبارٹریوں میں تیار کیا جانے لگا۔ اواخر **2020**ء میں سنگاپور لیبارٹری میں بنا سرخ گوشت بازار میں فروخت کی اجازت دینے والا دنیا کا پہلا ملک بن گیا۔ مدعا یہی کہ اہل سنگاپور کو پروٹین سے بھرپور سرخ گوشت کا متبادل مل سکے اور ریاست میں اس غذا کی قلت دور ہو۔ سنگاپور کے ہر فی مربع کلومیٹر رقبے پر **8592** افراد بستے ہیں۔ یہ مناکو کے بعد دنیا کا دوسرا گنجان ترین ملک ہے۔

گنجانی کی شدت کا اندازہ یوں لگایئے کہ پاکستان کے ہر فی مربع کلومیٹر رقبے پر **312** انسان بستے ہیں۔ جبکہ آسٹریلیا میں اسی رقبے پر **44.3** انسان آباد ہیں۔ گویا سنگاپور میں مزید انسانوں کے لیے جگہ نہیں، وہاں کھیتوں، باغات اور مویشی پروری کی خاطر رقبہ کہاں سے آئے؟ پچھلے دو برس کے دوران رقبے کی کمی اہل سنگاپور نے بڑی شدت سے محسوس کی۔ وجہ یہی کہ اس دوران غذاؤں کی قیمتیں آسمان پر پہنچ گئیں۔

یوزویندر چہل اور دھناشری ورما کی باضابطہ طلاق ہوگئی، وکیل کی تصدیق

بھارتی کرکٹ ٹیم کے اسپنر یوزویندر چہل کی کوریوگرافر دھناشری ورما سے باضابطہ طور پر طلاق ہوگئی ہے جس کی تصدیق ان کے وکیل کی جانب سے کی گئی ہے۔ بھارتی میڈیا رپورٹ کے مطابق دھناشری اور چہل آج باندرہ فیملی کورٹ میں پیش ہوئے، دونوں کو طلاق کی سماعت کے لیے اپنی قانونی ٹیم کے ساتھ آج باندرہ فیملی کورٹ پہنچتے دیکھا گیا جہاں میڈیا کی بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ کارروائی کے کچھ دیر بعد یوزویندر چہل کو عدالت کے احاطے سے نکلتے دیکھا گیا۔ فیملی کورٹ کے باہر میڈیا سے بات کرتے ہوئے ان کے وکیل نے طلاق کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ کوریوگرافر دھناشری ورما اور کرکٹر یوزویندر چہل کی شادی باضابطہ طور پر ختم ہوگئی ہے۔ یاد رہے کہ ہائی کورٹ نے اس سے قبل مشہور جوڑے کے طلاق کے لیے درخواست دائر کرنے کے بعد انہیں چھ ماہ کے صلح کا وقت دیا تھا جو کہ بھارتی قانون کا حصہ ہے اور فیملی کورٹ کو جمعرات 20 مارچ 2025 تک کارروائی کو حتمی شکل دینے کی ہدایت کی تھی۔ دوسری جانب دھناشری سے علیحدگی کے درمیان یوزویندر کی آرجے مہوش کیساتھ تعلقات کی افواہیں بھی گردش کررہی ہیں۔ یہ افواہیں اس وقت شروع ہوئیں

آئی پی ایل یا پی ایس ایل؟ دونوں کی انعامی رقم میں بڑا فرق، آئی پی ایل میں پیسوں کی بارش

نئی دہلی: بھارت کی باوقار انڈین پریمیئر لیگ اور پاکستان میں کھیلی جانے والی پاکستان سپر لیگ دنیا کی دو مقبول ترین ٹی ٹوئنٹی کرکٹ لیگ ہیں۔ ان دونوں لیگز کی اپنی خصوصیات ہیں۔ اسے دنیا بھر کے کروڑوں کرکٹ شائقین پسند کرتے ہیں۔ ان دونوں لیگز کی اپنی کچھ خصوصیات ہیں۔ دونوں لیگز میں سب سے بڑا فرق چیمپئن ٹیم کو دی جانے والی انعامی رقم کا ہے۔ مالیاتی انعامی رقم وہی ہے جو دونوں لیگوں کے سپانسرز اور پیانے کو دنیا بھر میں مشہور کرتی ہے۔ آئی پی ایل میں کھلاڑیوں پر بھاری رقم کی بارش ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پی ایس ایل میں پیسے کی بھی واضح کمی ہے۔ انڈین پریمیئر لیگ، جو 2008 سے کھیلی جارہی ہے، اس وقت دنیا کا سب سے امیر اور سب سے زیادہ دیکھا جانے والا کرکٹ مقابلہ ہے۔ بھاری بجٹ کی وجہ سے کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ ٹیموں کو بھی بے پناہ مالی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سال 2018 سے، ٹائٹل جیتنے والی ٹیم کو 20 کروڑ روپے بطور انعام دیا جاتا ہے۔ پچھلی بار یعنی سال 2024 میں چیمپئن بننے والی ٹیم کولکاتہ نائٹ رائیڈرز کو 20 کروڑ روپے کی انعامی رقم دی گئی تھی۔ جبکہ گزشتہ سال کی رنراپ سن رائزرس حیدرآباد کی ٹیم کو 13 کروڑ روپے کی رقم دی گئی۔ تیسرے اور چوتھے نمبر پر آنے والی ٹیموں کو بھی بالترتیب 7 کروڑ اور 6.5 کروڑ روپے کی خوبصورت رقم ملی۔ کھلاڑیوں کو بڑے معاہدے بھی ملتے ہیں۔ یہی نہیں آئی پی ایل میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو بڑے بڑے معاہدے بھی ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر، آئی پی ایل 2025 کے لیے، لکھنؤ سپر جائنٹس کی ٹیم نے 27 کروڑ روپے کی بھاری رقم میں رشبھ پنت کو اپنی ٹیم میں شامل کیا۔ پنت کے علاوہ کئی دوسرے کھلاڑیوں کو بھی نیلامی کے دوران بھاری رقم ملی۔ پاکستان سپر لیگ کا آغاز 2016 میں ہوا تھا۔ پی ایس ایل کی مارکیٹ اب بھی آئی پی ایل کے مقابلے بہت چھوٹی ہے۔ یہاں کھلی نیلامی کے بجائے ڈرافٹ طریقہ سے کھلاڑیوں کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ پی ایس ایل میں پانچ کیٹگریز ہیں۔ جس میں پلاٹینم (2.3 کروڑ)، ڈائمنڈ (1.15 کروڑ)، گولڈ (82 لاکھ)، چاندی (41 لاکھ) اور ایمرجنگ (16 لاکھ) کیٹگریز کے تحت رقم فراہم کی جاتی ہے۔ اگرچہ پی ایس ایل کو اپنے ابتدائی سالوں میں زیادہ پذیرائی نہیں ملی لیکن رفتہ رفتہ اس کی کامیابیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پی ایس ایل کی انعامی رقم آئی پی ایل کے مقابلے بہت کم ہیاگرچہ پی ایس ایل کو اپنے ابتدائی سالوں میں زیادہ پذیرائی نہیں ملی لیکن رفتہ رفتہ اس کی کامیابیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پی ایس ایل کی انعامی رقم آئی پی ایل کے مقابلے بہت کم ہے۔ کم ہیاگرچہ پی ایس ایل کو اپنے ابتدائی سالوں میں زیادہ پذیرائی نہیں ملی لیکن رفتہ رفتہ اس کی کامیابیوں میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ پی ایس ایل کی انعامی رقم آئی پی ایل کے مقابلے بہت کم ہیگزشتہ سال پی ایس ایل کا ٹائٹل جیتنے والی اسلام آباد یونائیٹڈ کو 4.13 کروڑ روپے بطور انعامی رقم ملے۔ جبکہ رنراپ ٹیم ملتان سلطانز کو 1.65 کروڑ روپے ملے۔

کسی بولر کو 4 چھکے پڑ جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے، عاقب جاوید

پاکستان کرکٹ ٹیم کے عبوری ہیڈ کوچ عاقب جاوید نے کہا ہے کہ کسی بولر کو 4 چھکے پڑ جانا کوئی بڑی بات نہیں ہے، شاہین شاہ آفریدی کو بھی اپنی گیم کو بڑھانا ہوگا۔ آکلینڈ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عاقب جاوید نے کہا کہ فاسٹ بولر کی کارکردگی بڑھتی رہنی چاہیے، شاہین شاہ آفریدی کو اگر انٹرنیشنل کرکٹ میں خود کو منوانا ہے تو اس کو اور بہتر کرنا پڑے گا۔ عاقب جاوید نے کہا کہ نیوزی لینڈ میں چھوٹی باؤنڈریز ہیں، پاکستانی بیٹرز اگر اوپر سے اچھا اسکور کریں گے تو جیت سکتے ہیں، پاکستان ٹیم کم بیک کرے گی اور سیریز جیتنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے، نیوزی لینڈ کی کنڈیشن میں کھیلنا آسان نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ 2 میچ ہار گئے لوگ ناراض ہیں، تیسرے ٹی ٹوئنٹی میں ممکن ہے ایک سے دو تبدیلیاں کی جائیں۔ نیوزی لینڈ سیریز کیلئے بھرپور تیاری کر رہا ہوں، عبداللہ شفیق۔ عاقب جاوید نے کہا کہ تشکیل نو کے مرحلے سے گزرنے کا مقصد یہ نہیں کہ جیتنا نہیں ہے، جن کھلاڑیوں نے ملک سے باہر کم کرکٹ کھیلی ہو تو مسائل ہوں گے۔ عاقب جاوید نے کہا کہ سرفراز کی کپتانی والی بات 4 سال پرانی ہوگئی، جو ٹیم ٹی ٹوئنٹی میں بہتر تھی اس کو بھی 2 سال ہوگئے، دو سال میں کرکٹ بدل گئی ہے، ٹی ٹوئنٹی کی ٹیمیں الگ بننے لگی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم بھی ٹی ٹوئنٹی کی الگ ٹیم بنانے کی کوشش کررہے ہیں، ٹی ٹوئنٹی میں اسٹرائیک ریٹ بڑی اہمیت رکھتا ہے، ایشیا کپ اور ورلڈ کپ دونوں اہم ایونٹ بھارت میں ہیں، ایشیا کی وکٹوں پر لمبے اسکور ہوتے ہیں۔ عاقب جاوید نے کہا کہ آسٹریلیا میں سیریز ہوئی، جہاں لمبے اسکور نہیں بنتے، جنوبی افریقا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کی کنڈیشن میں سیریز آسان نہیں ہوتی، نوجوان مشکل کنڈیشن میں کھیلیں گے تو اعتماد ملے گا، مشکل کنڈیشن میں کھیل کر جو اعتماد ملے گا وہ ایشیا کی کنڈیشن میں بہت کام آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ٹیم اصل تیاری۔

ٹی20 رینکنگ جاری

آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ نمبر 1 بیٹر

آئی سی سی کی جانب ٹی ٹوئنٹی پلیئرز رینکنگ جاری کردی گئی، جس کے مطابق بلے بازوں آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ اور بولرز میں ویسٹ انڈیز کے اکیل حسین کا پہلا نمبر ہے۔ بیٹرز میں پاکستان کے اسٹار بیٹر بابر اعظم ایک درجہ تنزلی کے بعد 8 ویں نمبر پر چلے گئے جبکہ محمد رضوان کا بیٹرز کی رینکنگ میں نواں نمبر ہے۔ نیوزی لینڈ کے ٹم سائفرٹ 20 درجے ترقی کے بعد 13 ویں نمبر پر آگئے، نیوزی لینڈ کے فن ایلن 8 درجے ترقی کے بعد 18 ویں نمبر پر آگئے۔ بولرز کی فہرست کی بات کی جائے تو ٹاپ 20 میں بھی کوئی پاکستانی بولر شامل نہیں ہے۔ فاسٹ بولر حارث رؤف چار درجے ترقی

انجری کا شکار ہونے کے بعد عالمی کرکٹ سے دور صائم ایوب کی منگل کو برطانیہ سے وطن واپسی

پاکستان کرکٹ ٹیم کے نوجوان بیٹر صائم ایوب منگل کو واپس وطن پہنچ رہے ہیں، 22 سالہ اوپنر ان دنوں لندن میں ری ہیب کے عمل سے گزر رہے ہیں، وہ جنوری میں جنوبی افریقہ کے خلاف کیپ ٹاون ٹیسٹ میں انجری کا شکار ہونے کے بعد انٹرنیشنل کرکٹ سے دور ہوگئے تھے۔ اطلاعات کے مطابق صائم ایوب پاکستانی ٹرینر حنیف ملک کی زیرنگرانی بحالی کے عمل سے گزر رہے ہیں، برطانیہ میں ان کے معالجین پیر کو مکمل طبی جائزہ لینے کے بعد اپنی پیشہ ورانہ آرا دیں گے، اگلے روز 25 مارچ کو صائم ایوب وطن واپسی کے لیے رخت سفر باندھیں گے۔ طبی ماہرین کی رائے کی روشنی میں صائم ایوب کے مستقبل کا تعین ہوگا اور اسی تناظر میں 11 اپریل سے شروع ہونے والی پی ایس ایل 10 میں صائم ایوب کی شرکت یا عدم شرکت کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ادھر فٹنس کے حوالے سے اقدامات کے سلسلے میں پی سی بی صائم ایوب سےمسلسل رابطے میں ہے، دوسری جانب ذرائع کا کہنا ہے کہ فٹنس کے لیے لندن میں صائم ایوب کی باقاعدہ ٹریننگ جاری ہے، تاہم ان کی مکمل فٹنس پر شکوک و شبہات موجود ہیں۔ دوسری صائم ایوب کے پاکستانی ٹرینر حنیف ملک ہفتہ کو واپس وطن لوٹ

کوہلی روہت، بمراہ کیلئے بُری خبر؛ بھارتی بورڈ اپنی پالیسی پر قائم

بھارتی کرکٹ بورڈ (بی سی سی آئی) نے کھلاڑیوں کے ساتھ انکے اہلخانہ اور گرل فرینڈز کے سفر پر پابندی سے متعلق اپنی پالیسی تبدیل نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ا?ئی سی سی چیمپئنز ٹرافی جیتنے کے باوجود بھارتی کھلاڑیوں کو اہلخانہ اور گرل فرینڈز کیساتھ سفر پر پابندی سے متعلق پالیسی نہ تبدیل کرنے پر پلیئرز نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری دیواجیت سائکیا نے تصدیق کی ہے کہ پالیسی میں تبدیلی کی کوئی بات چیت نہیں ہوئی، یہ پالیسی گزشتہ سال بورڈر-گاواسکر ٹرافی میں بدترین شکست کے بعد متعارف کرائی گئی تھی، جس کے تحت کھلاڑیوں کو بیرون ملک دوروں کے دوران 45 دن سے زیادہ رہنے کی صورت میں اپنے ساتھیوں اور بچوں کو صرف 14 دن ساتھ رکھ سکیں گے۔ اسٹار کرکٹر ویرات کوہلی نے بھارتی بورڈ کی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آپ کسی کھلاڑی سے پوچھیں کہ کیا وہ چاہتا ہے کہ اس کا خاندان ہر وقت اس کے ساتھ رہے؟ تو وہ کہے گا، ہاں۔ میں نہیں چاہتا کہ اپنے کمرے میں بیٹھ کر اکیلے روتا رہوں، میں اپنی فیملی کیساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔ ادھر کوہلی کے بیان کے بعد افواہیں گردش کررہیں تھی کہ بھارتی بورڈ فیصلہ تبدیل کرسکتا ہے تاہم سکریٹری دیواجیت سائکیا نے ان افواہوں کو مسترد کردیا۔ ان افواہوں کو مسترد کردیا انہوں نے مزید کہا بی سی سی آئی کو یہ احساس ہے کہ کچھ لوگوں میں ناراضگی یا مختلف آراء ہوسکتی ہیں انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا حق حاصل ہے تاہم یہ پالیسی تمام ٹیم ممبران پر یکساں لاگو ہوتی ہے، چاہے وہ کھلاڑی ہوں، کوچز، مینیجرز، سپورٹ اسٹاف یا دیگر افراد۔ کہ بھارتی بورڈ فیصلہ تبدیل کرسکتا ہے تاہم سکریٹری دیواجیت سائکیا نے ان افواہوں کو مسترد کردیا۔ انہوں نے مزید کہا بی سی سی آئی کو یہ احساس ہے کہ کچھ لوگوں میں ناراضگی یا مختلف آراء ہوسکتی ہیں انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا حق حاصل ہے تاہم یہ پالیسی تمام ٹیم ممبران پر یکساں لاگو ہوتی ہے، چاہے وہ کھلاڑی ہوں، کوچز، مینیجرز، سپورٹ اسٹاف یا دیگر افراد۔

آئی سی سی کی نئی ٹی20 رینکنگ جاری، بابر اور شاہین کی مزید تنزلی

انٹرنیشنل کرکٹ کاؤنسل (آئی سی سی) نے ٹی20 فارمیٹ کی نئی پلیئرز رینکنگ جاری کردی جس میں بابر اعظم اور شاہین شاہ آفریدی کی مزید تنزلی ہوگئی۔ آئی سی سی کی ویب سائٹ پر جاری کردہ تازہ ترین رینکنگ میں ٹیم کے سابق کپتان بابر اعظم ایک درجے تنزلی کے باعث اب 8 ویں نمبر پر چلے گئے جب کہ شاہین شاہ آفریدی 6 درجے تنزلی کے بعد 30 ویں نمبر پر پہنچ گئے۔ آئی سی سی ٹی20 بیٹنگ رینکنگ میں آسٹریلیا کے ٹریوس ہیڈ کا پہلا نمبر برقرار ہے، بھارت کے ابھیشیک شرما دوسرے اور انگلینڈ کے فل سالٹ تیسرے نمبر پر ہیں۔ بھارت کے تلک ورما چوتھے اور بھارت کے ہی سوریا کمار یادو پانچویں نمبر پر براجمان ہیں جب کہ انگلینڈ کے جوز بٹلر، سری لنکا کے پاتھم نسانکا، پاکستان کے بابر اعظم اور محمد رضوان، سری لنکا کے کوشل پریرا بالترتیب چھٹی سے دسویں پوزیشن پر موجود ہیں۔ باؤلنگ کی بات کریں تو آئی سی سی ٹاپ 20 میں کوئی پاکستانی باؤلر موجود نہیں، ٹاپ 30 میں حارث رؤف 26 ویں اور اور شاہین آفریدی 30 ویں نمبر پر موجود ہیں۔ باؤلرز کی فہرست میں ویسٹ انڈیز کے عقیل حسین کا پہلا نمبر ہے، بھارت کے ورن چکرورتی دوسرے اور انگلینڈ کے عادل رشید تیسرے نمبر پر ہیں۔

نیوزی لینڈ سیریز کیلئے بھرپور تیاری کر رہا ہوں، عبداللہ شفیق

پاکستان ون ڈے اسکواڈ کے بیٹر عبداللہ شفیق نے کہا ہے کہ نیوزی لینڈ سیریز کیلیے بھرپور تیاری کر رہا ہوں۔ لاہور میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اوپننگ بلے باز کا کہنا تھا کہ نیوزی لینڈ کی کنڈیشنز بہت مشکل ہوتی ہیں، نوجوان کھلاڑی اچھا کھیلنے کی کوشش کررہے ہیں۔ انکا کہنا تھا کہ ٹیم میں کم بیک پر شکر ادا کرتا ہوں، اس وقت سیریز پر فوکس ہے، کوشش ہوگی اچھا کھیلوں۔ عبداللہ شفیق نے کہا کہ خود پر اعتماد رکھتے، تنقید کو نظرانداز کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تمام فارمیٹ کا پلیئر بننا چاہتا ہوں اور اس کیلیے کوشش کر رہا ہوں۔ انکا یہ بھی کہنا تھا کہ ماضی میں جو ہوا اس پر بات نہیں کرنا چاہتا، کوشش ہوگی ڈاٹ بالز کم کھیلیں۔

میراڈونا کے بستر مرگ کے گرد میڈیکل آلات موجود نہ ہونے کا انکشاف

ارجنٹینا کو ورلڈ کپ جتوانے والے انجہانی لیجنڈری فٹبالر میراڈونا کے بستر مرگ کے گرد میڈیکل آلات موجود نہ ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ارجنٹائن کے اسٹار فٹبالر ڈیگو میراڈونا کی دیکھ بھال پر معمور 7 میڈیکل پروفیشنلز کے خلاف غفلت برتنے کے الزام پر جاری ٹرائل میں پولیس آفیسر لوکاس فاریس نے اپنا بیان ریکارڈ کروادیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ ڈیگو میراڈونا کی موت کی اطلاع ملنے پر ان کے گھر پہنچنے والے پولیس اہلکاروں میں سے ایک تھے، انکا کہنا تھا کہ کمرے میں میں نے کسی قسم کے کوئی میڈیکل آلات نہیں دیکھے، مجھے وہاں پر سیر م نظر نہیں آئے جو ہوم ہاسپٹلائزیشن کا لازمی حصہ ہوتے ہیں۔

چیمپئنز ٹرافی میں کامیابی
بھارتی ٹیم کیلئے 58 کروڑ روپے انعام کا اعلان

بھارتی کرکٹ بورڈ نے چیمپئنز ٹرافی میں کامیابی پر بھارتی ٹیم کے لیے نقد انعام کا اعلان کردیا۔ بھارتی بورڈ کے مطابق ٹیم کو 58 کروڑ بھارتی روپے دیے جائیں گے۔ یاد رہے کہ بھارتی ٹیم نے روہت شرما کی قیادت میں ٹورنامنٹ کے فائنل میں نیوزی لینڈ کو شکست دی تھی۔

محمد شامی کی فرمائش پوری ہوگئی، بولرز کے مزے آجائیں گے

نئی دہلی: ہندوستانی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے جمعرات کو انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کے کپتانوں کی اکثریت کے اس پر رضامندی کے بعد آنے والے سیزن میں گیند پر تھوک کے استعمال پر پابندی ہٹادی۔ آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے دوران ہندوستان کے تجربہ کار تیز گیند باز محمد شامی نے کہا تھا کہ گیند پر تھوک لگانے کی ضرورت ہے ورنہ یہ بلے بازوں کے حق میں پوری طرح سے ہوگا۔ جنوبی افریقہ کے ورنن فلینڈر اور نیوزی لینڈ کے ٹم ساؤتھی نے بھی ان کی حمایت کی تھی۔ یہ فیصلہ ممبئی میں کپتانوں کی میٹنگ میں کیا گیا۔ بی سی سی آئی کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے پی ٹی آئی کو بتایا، تھوک پر پابندی ہٹادی گئی ہے۔ زیادہ تر کپتان اس اقدام کے حق میں تھے۔ بین الاقوامی کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے COVID-19 وبائی امراض کے دوران احتیاطی اقدام کے طور پر گیند کو چمکانے کے لئے تھوک لگانے کی پرانی مشق پر پابندی عائد کردی تھی اور عالمی ادارہ نے بعد میں 2022 میں اس پابندی کو مستقل کردیا تھا۔ بی سی سی آئی نے پہلے ہی اندرونی طور پر اس پر بات چیت کی تھی اور کپتانوں کو فیصلہ لینا تھا، اس لیے آج کپتانوں نے آئی پی ایل کے اس سیشن میں تھوک کا استعمال جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ آئی پی ایل نے اس پابندی کو کورونا وبا کے بعد کھیلنے کے حالات میں بھی شامل کیا تھا، لیکن آئی پی ایل کے رہنما اصول آئی سی سی کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔ یہ ٹورنامنٹ 65 دن تک کھیلا جائے گا اور اس میں کل 74 میچز ہوں گے۔ آئی پی ایل 2024 کا ٹائٹل کولکاتہ نائٹ رائیڈرز اور سن رائزرز حیدرآباد نے جیتا تھا۔ ویسے جن ٹیموں نے آئی پی ایل کا ٹائٹل جیتا ہے ان میں ممبئی انڈینز اور چینئی سپر کنگز شامل ہیں۔ آئی پی ایل 2025 کا سیزن 22 مارچ سے شروع ہوگا جبکہ فائنل میچ 25 مئی کو ہوگا۔ اس بار ٹورنامنٹ کے پلے آف میچ حیدرآباد اور کولکاتہ میں ہوں گے۔ کوالیفائر ٹو اور فائنل میچ بھی اسی گراؤنڈ پر کھیلا جائے گا۔ جبکہ کوالیفائر ون اور ایلیمنیٹر میچز حیدرآباد میں ہوں گے۔ کوالیفائر ٹو اور فائنل میچ بھی اسی گراؤنڈ پر کھیلا جائے گا۔ جبکہ کوالیفائر ون اور ایلیمنیٹر میچز حیدرآباد میں ہوں

عثمان خواجہ نے ایک بار پھر فلسطین کے لیے آواز اٹھادی

آسٹریلیا کے ٹیسٹ کرکٹر عثمان خواجہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'تھریڈز' پر فلسطینی عوام پر ہونے والے مظالم سے متعلق ایک پوسٹ کی جسے انہوں نے اپنے 'ایکس' اکاؤنٹ پر بھی شیئر کیا۔ پوسٹ میں آسٹریلیا کے اوپننگ بلے باز عثمان خواجہ نے لکھا 'غزہ میں بغیر کسی وجہ کے جنگ بندی کو ختم کیا گیا اور صرف ایک دن میں 123 بچے مارے گئے'۔ ان کا کہنا تھا کہ تصور کریں اگر یہی معاملہ مخالف سمت میں ہوتا (یعنی اسرائیل میں اس طرح بچے مارے جاتے) تو دنیا کس طرح اس کا ردعمل دیتی اور غصے کا کیا عالم ہوتا۔' تاہم، بدقسمتی سے تمام زندگیاں برابر نہیں ہیں، یہ بچے صرف میں تاریخ میں نمبرز کی حد تک رہ جائیں گے لیکن آپ لوگوں کی طرح ان بچوں کے بھی اپنے نام، بہن بھائی، والدین اور خاندان ہیں'۔ عثمان خواجہ کا مزید کہنا تھا کہ ہم ان مظالم کو معمول پر نہیں لاسکتے، حالانکہ مجھے ڈر ہے کہ ہم شاید پہلے ہی ایسا کرچکے ہیں، مجھے یقین نہیں ہورہا ہے کہ یہ اب بھی ہورہا ہے۔ واضح رہے کہ عثمان خواجہ ماضی میں بھی فلسطین کی حمایت میں آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ عثمان خواجہ ماضی میں بھی فلسطین کی حمایت میں آواز اٹھاتے رہے ہیں۔۔ اس سے قبل، انہوں نے سری لنکا ٹیسٹ سیریز کی کوریج کرنے والے آسٹریلوی صحافی پیٹر لالور کو اسرائیل اور فلسطین کے مسئلے پر نوکری سے نکالے جانے کی سخت مذمت کی تھی۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,